قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 9 مئی 2020ء | 15 رمضان 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 112

فرمانِ رسول ﷺ

بدر کے وقت دعا

ایک روایت میں ہے کہ اس وقت حضور ﷺ نے یہ دعا بھی مانگی اے میرے اللہ! جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا اس کو پورا کر اور مجھے اپنے وعدہ کے مطابق عطا کر۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اِنۡ تُھۡلِکۡ ھٰذِہِ الۡعِصَابَۃَ مِنۡ اَھۡلِ الۡاِسۡلَامِ لَا تُعۡبَدۡ فِی الۡاَرۡضِ۔ اے میرے اللہ! اگر یہ مسلمانوں کی جماعت ہلاک کر دی گئی تو پھر زمین میں تیری سچی عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

(ترمذی کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ الانفال)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

اس دن مسلمان بامراد اور خوش ہوں گے

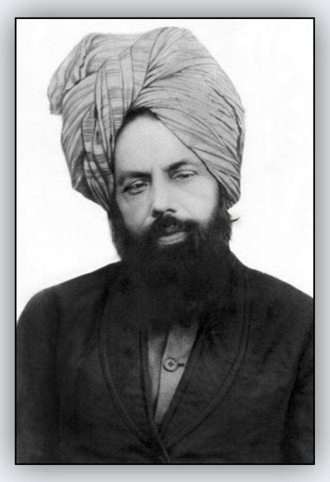

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

- ” قرآن شریف کی پیشگوئی دیکھو۔ الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ۔ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ۔ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ (الروم: 2تا5) میں اللہ بہت جاننے والا ہوں۔رومی اپنی سرحد میں اہل فارس سے مغلوب ہو گئے ہیں اور بہت ہی جلد چند سال میں یقیناً غالب ہونے والے ہیں پہلے اور آئندہ آنے والے واقعات کا علم اور ان کے اسباب اللہ ہی کے ہاتھ ہیں جس دن رومی غالب ہوں گے وہی دن ہوگا جب مومن بھی خوشی کریں گے۔

اب غور کرکے دیکھو کہ یہ کیسی حیرت انگیز اور جلیل القدر پیشگوئی ہے ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کی گئی جب مسلمانوں کی کمزوراور ضعیف حالت خود خطرے میں تھی نہ کوئی سامان تھا، نہ طاقت تھی ایسی حالت میں مخالف کہتے تھے کہ یہ گروہ بہت جلد نیست و نابود ہو جائے گا مدت کی قید بھی اس میں لگا دی اور پھر یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ کہہ کر دوہری پیشگوئی بنادی یعنی جس روز رومی فارسیوں پر غالب آئیں گے اسی دن مسلمان بھی بامراد ہو کر خوش ہوں گے۔ چنانچہ جس طرح یہ پیشگوئی کی تھی اسی طرح بدر کے روز یہ پوری ہو گئی ادھر رومی غالب آئے اور ادھر مسلمانوں کو فتح ہوئی ۔ اسی طرح سورۂ یوسف میں آیات للسائلین کہہ کر اس سارے قصہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور پیشگوئی بیان فرمایا ہے۔“ (ملفوظات جلددوم صفحہ 31)

- ”ابو جہل ہی کو دیکھو کہ بدر کی جنگ میں مباہلہ بھی کرلیا اَللّٰھُمَّ مَنۡ کَانَ مِنَّا اَقۡطَعَ لِلرَّحِمِ اَفۡسَدُ فِی الۡاَرۡضِ فَاحۡنَہُ الۡیَوۡمَ۔ یعنی ہم دونوں میں سے جو زیادہ قطع رحم کرتا ہے اور زمین میں فساد ڈالتا ہے اس کو آج ہی ہلاک کر پھر اسی دن وہ قتل ہو گیا اس کو تو یہی خیال تھا کہ محمد ﷺ نے فساد برپا کر دیا ہے بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا ہے اور ہر روز کا فتنہ برپا ہے لوگ آرام سے زندگی بسر کر رہے تھے ناحق ان کو چھیڑ دیا ہے اس کا اسی بناء پر یہ خیال تھا کہ یہ ضرور مفسد ہے۔“

(ملفوظات جلددوم صفحہ 508)

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ لَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

(آل عمران:124)

ترجمہ:اور یقیناً بدر میں تمہاری نصرت کرچکا ہے جبکہ تم کمزور تھے۔پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم شکر کر سکو۔

فرمان خلیفہ وقت

جنگ بدر اسلامی استحکام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”بدر کی جنگ نے جس طرح مدینے کے یہودیوں کی دلی عداوت کو ظاہر کردیا تھا اور وہ مخالفت میں بڑھ گئے تھے۔ اپنی شرارتوں اور فتنہ پردازیوں میں ترقی کرتے گئے... جب بدر کے موقع پر مسلمانوں کوایک غیر معمولی فتح نصیب ہوئی اور رؤسائے قریش اکثر مارے گئے تواس نے سمجھ لیا کہ اب یہ نیا دین یونہی مٹتا نظر نہیں آتا۔ پہلے تو خیال تھا یہ نیا دین ہے ختم ہو جائے گا۔ خود ہی اپنی موت مر جائے گا لیکن جب اسلام کی ترقی دیکھی، بدر کے جنگ کے نتائج دیکھے تو پھر اس کو خیال پیدا ہوا کہ یہ اس طرح نہیں مٹے گا۔ چنانچہ بدر کے بعد اس نے اپنی پوری کوشش اسلام کے مٹانے اور تباہ وبرباد کرنے میں صرف کردینے کا تہیہ کر لیا... جب کعب کو یہ یقین ہوگیا کہ واقعی بدر کی فتح نے اسلام کووہ استحکام دے دیا ہے جس کا اسے وہم وگمان بھی نہ تھا تووہ غیض وغضب سے بھر گیا اور فوراً سفر کی تیاری کرکے اس نے مکے کی راہ لی اور وہاں جاکر اپنی چرب زبانی اور شعر گوئی کے زور سے قریش کے دلوں کی سلگتی ہوئی آگ کو اَور شعلہ بار کر دیا، بھڑکا دیا اور ان کے دل میں مسلمانوں کے خون کی نہ بجھنے والی پیاس پیدا کردی اور ان کے سینے جذباتِ انتقام وعداوت سے بھر دیے اور جب کعب کی اشتعال انگیزی سے ان کے احساسات میں ایک انتہائی درجے کی بجلی پیدا ہوگئی تواس نے ان کو خانہ کعبہ کے صحن میں لے جا کر اور کعبہ کے پردے ان کے ہاتھوں میں دے دے کر ان سے قسمیں لیں کہ جب تک اسلام اور بانیٔ اسلام کو صفحہ دنیا سے ملیا میٹ نہ کردیں گے اس وقت تک چین نہیں لیں گے۔“

(خطبہ جمعہ 7فروری 2020ء)

اس شمارہ میں

- اداریہ۔جنگ بدر کے قصہ کو مت بھولو
- جنگ بدر میں صحابہ کی جانثاری
- فہرست بدری صحابہ
- غزوہ بدر تعارف اور دور رس اثرات
- نور سے کیا مراد ہے

اداریہ

جنگ بدر کے قصہ کو مت بھولو

بدر نمبر 17 رمضان کی مناسبت سے قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ یہ جنگ 17 رمضان المبارک کو لڑی گئی تھی۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

نہتے تین سو تیرہ بشر ذوق شہادت میں
خدا کے نام پر نکلے محمدؐ کی قیادت میں
نہ کثرت تھی نہ شوکت تھی نہ کچھ سامان رکھتے تھے
فقط اخلاص رکھتے تھے فقط ایمان رکھتے تھے

حضرت قاضی عبدالرحیمؓ نے 17فروری1904ء کی ڈائری میں لکھا کہ ’’آج رات حضرتؑ (حضرت مسیح موعودؑ) نے خواب بیان فرمایا۔کسی نے کہا کہ جنگ بدر کا قصہ مت بھولو۔‘‘

(اصحاب احمد جلد ششم ص133)

گویا اللہ تعالیٰ، حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے متبعین کوتاریخ اسلام میں ہونے والی فتح عظیم جو فرقان عظیم کے نام سے بھی موسوم ہے کے واقعہ کوہمیشہ ذہن میں رکھنے، اس سے سبق لینے اور اس کے ذریعہ ترقیات پانے کی تلقین کرتا ہے۔

جنگ بدر 17رمضان 2ھ کو بدر کے مقام پر لڑی گئی چونکہ مکہ کی معیشت کا دارومدار تجارت پر تھاجو شام کے ساتھ تھی۔ اور شام کی طرف جانے کا راستہ مدینہ کے قریب سے گزرتا تھا اس لئے ہر وقت کفار کو یہ خدشہ رہتا تھا کہ مسلمان ہمارا راستہ نہ روک دیں۔

اُدھر مسلمانوں کو یہ خطرہ محسوس ہوتا تھا کہ قریش کے تجارتی قافلے کہیں ہمیں نقصان نہ پہنچا دیں۔اس لئے آنحضورﷺ قریش کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھتے اور صحابہؓ کے بعض دستے بھی بھیجا کرتے تھے۔ایک دفعہ ابوسفیان تجارت کے بعد شام سے واپس جارہا تھا کہ کسی نے مسلمانوں کی طرف سے لوٹنے اور نقصان پہنچانے کی افواہ گرم کر دی۔یہ خبر مکہ بھی پہنچی جہاں سے ابو جہل کی سرکردگی میں ایک ہزار افراد پر مشتمل اسلحہ سے لیس لشکر بدر کی طرف روانہ ہوا۔جب ابوسفیان کا قافلہ بخیریت مکہ پہنچ گیا تو قریش مکہ نے ابوجہل کوواپس آنے کو کہا مگر ابو جہل نے ایک نہ سُنی اور بدر کے مقام پر پہنچ کر جنگی نقطہ نگاہ سے اس جگہ پر قبضہ کیا جو اہم تھی۔

اُدھر آنحضورﷺ نے مسلمانوں کو تیاری کا حکم دے رکھا تھا۔300سے زائد صحابہؓ پر مشتمل ایک لشکر نے مدینہ کو چھوڑا۔انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ مقابلہ تجارتی قافلہ سے ہے یا اسلحہ سے لیس ایک لشکر کے ساتھ۔مدینہ کے کچھ فاصلہ پر آنحضورﷺ نے مسلمانوں سے مشورہ کیا۔مہاجر صحابہ نے وفاداری اور جاں نثاری کا اظہار فرمایا۔حضورؐ انصار صحابہؓ کی طرف سے انتظار فرما رہے تھے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کھڑے ہو کر وفاداری کا اظہار یوں کر کے ایک سنہری تاریخ رقم فرمائی کہ اے اللہ کے رسول! ہم موسیٰؑ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں بلکہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ پائے گا جب تک ہماری نعشوں کو نہ روندے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول! جنگ تو معمولی شئے ہے آپ اگر سمندر میں کودجانے کا کہیں تو آپ اس پر بھی ہمیں تیار پائیں گے۔تب آپؐ نے بدر کی طرف کوچ کرنے کا حکم صادر فرمایا اور دو تین روز کی مسافت کے بعد بدر مقام کے چشمہ کے قریب اسلامی لشکر اُتار دیا۔یہ علاقہ ریتلا تھا۔ پاؤں دھنس دھنس جاتے تھے۔جس سے صحابہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔

آنحضورﷺ اپنے خیمہ میں گئے اور ساری رات یہ دعا کرتے رہے اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا کہ اے اللہ ! اگر تو نےاس چھوٹے سے گروہ کو ہلاک کر دیا تو زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔جس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرتﷺ کو بشارت دی کہ فلاں فلاں دشمن فلاں فلاں جگہ مارا جائے گا۔ الٰہی تقدیر نے اپنا کام دکھلایا۔تیز بارش ہوئی ۔ریتلا علاقہ مضبوط ہوگیا اور چٹیل میدان میں چکنا پن آگیا جس پر دشمنوں کے پاؤں جم نہ سکے۔

اگلے روز رسول مکرم ﷺ نے مسلمانوں کے لشکر کی صف بندی ایسے رنگ میں کی کہ وہ دوگنی لگنے لگی۔اُدھر ابوجہل نے اپنا ایک نمائندہ مسلمانوں کی تعداد کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجا۔ جس نے واپس جا کر مشورہ دیا کہ اُن سے مت لڑو۔وہ 300افرادنہیں وہ تو موتیں ہیں۔ جو مرجانے اور کٹ جانے یا مار دینے اور کاٹ دینے کے موڈ میں نظر آتے ہیں۔

اگلے روز17رمضان کو حق و باطل کی جنگ کا آغاز ہوا۔انفرادی مقابلے میں عتبہ، ولید اور شیبہ کے مقابل پر حمزہ، علی اور عبیدہ نکلے۔کفار کو ہلاکت نصیب ہوئی اور انہی جگہوں پر وہ مارے گئے جن جگہوں کی نشان دہی اللہ تعالیٰ نے ایک روز قبل خواب میں آنحضورﷺ کو فرمائی تھی۔

تب آپؐ نے خدا کے حکم پرایک مٹھی بھر ریت دشمنان اسلام کی طرف پھینکی۔گھمسان کی جنگ جاری تھی کہ اچانک تیز آندھی چلی اور آندھی کا رُخ دشمن کے مخالف تھا۔جو ان کی آنکھوں میں پڑ پڑ کر ان کو اندھا کر رہی تھیں۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے دائیں بائیں کھڑے دو بچے معوذ و معاذباز کی طرح ابو جہل کی طرف لپکے اور چٹ پٹ میں اسے قتل کر دیا۔

اب تو کفار مکہ کے پاؤں اکھڑ چکے تھے۔ وہ 70مقتول میدان میں چھوڑ کر بھاگ کھڑے

مسلمان	کفار
313 اصحاب بے سروسامانی کا عالم کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔	1ہزار جنگ جو
60-70سپاہی باقی مزدور، تاجر بوڑھے، بیمار بچپن اور جوانی کی دہلیز پر تھے۔	
صرف تین تلواریں۔باقی کے پاس لکڑی کے ڈنڈے	1ہزار تلواریں
صرف 2ڈھالیں	700ڈھالیں
صرف6زرہیں	300زرہیں
صرف دو گھوڑے	100گھوڑے
چند اونٹ تھے	بے شمار اونٹ

ہوئے اور 70کفار کو قیدی بنا لیاگیا جبکہ مسلمانوں کے ایک درجن کے قریب سپاہی شہید ہوئے۔سازو سامان اور جنگجوؤں کا موازنہ یوں تھا۔

کفار نے مکہ پہنچ کر اپنی عورتوں کو مرنے والوں پر بین کرنے سے منع کر دیا تامسلمانوں کو خبر ملنے کی صورت میں وہ خوش نہ ہوں اور یوں اس یوم الفرقان کی وجہ سے مستقل طور پر مسلمانوں کی تمام عرب پر دھاک بیٹھ گئی اور جنگ بدر باقی ماندہ جنگوں(احد۔احزاب وغیرہ) میں کفار کی شکست کا موجب بنی۔

یہ مختصر سی تاریخ ہے غزوہ بدرکی۔

اللہ تعالیٰ نے آج کے دورکو بدر قرار دیا ۔یوم الفرقان قرار دیا اور الہاماً تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ بدر کے قصہ کو مت بھولو اور اُدھر الہاماً فرمایاوَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍوَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ کہ اللہ نے بدر میں تمہیں نصرت پہنچائی جب تم بہت کمزور تھے۔

اور حقیقت میں درج ذیل اسباق جماعت احمدیہ کے لئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کی فتح اور اس میں نصرت الٰہی کا ذکر سورۃ آل عمران آیت 124میںوَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍوَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ کے الفاظ میں کیا ہے اور اس فتح کا ذکر جنگ اُحد کے ذکر کے درمیان کرنے کا مقصد یہ بیان کیاہے کہ فتوحات اور ترقیات تقویٰ کے ساتھ اور شکر ادا کرنے کے ساتھ ملا کرتی ہیں۔ اب جماعت احمدیہ کو جب کہ وہ کمزور ہے فتوحات تب ہی ملیں گی اگر تمام احمدی تقویٰ پر کاربند رہیں گے اور سابقہ فتوحات پر شکر خداوندی کو اپنا شیوہ بنائیں گے۔

جس طرح آنحضورﷺ نے ساری رات مسلمانوں کی حفاظت اور بقاکے لئے دُعا میں گزار دی۔

آج بھی جماعت احمدیہ کی حفاظت اور ترقی کے لئے دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔نیز یہ دُعا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا

صحابہ کی وفاداری کی طرح ہم میں ہر فردکو خلیفۃ المسیح کے ساتھ اپنے روحانی ہتھیاروں کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہوئے کھڑا ہونا ہوگا کہ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ہماری نعشوں کو نہ روند دے۔اوریہ ا علان پہلے سے بڑھ کر گھر گھر سے ہو رہا ہو کہ اے خلیفۃ المسیح !ہم آپ کے دائیں، بائیں اور آگے وپیچھے لڑنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔اور موسیٰؑ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جاؤ! تم اور تمہارا رب لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

مساوات اور برابری کا بھی سبق ملتا ہے جب آنحضورؐ کے چچا عباسؓ کی مشکیں آسان کردی گئیں تو آنحضورﷺ نے فرمایا کہ باقی قیدیوں کی بھی مشکیں آسان کر دو۔

اس جنگ میں ایک ماں کا بچہ گم ہوگیا اوروہ سرگردان اسے ڈھونڈتی پھرتی تھی تو آنحضورﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ جب اپنے خدا سے دُور ہوجاتا ہے تو وہ اس کی تلاش میں اس ماں سے بھی بڑھ کر پریشان نظر آتا ہے۔

یہ جنگ درحقیقت خیمہ میں لڑی گئی تھی آج رمضان میں بھی خیمہ زن ہو کر عبادت کرنے اور

دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔

ہر دینی کام میں اپنے اصحاب، colleagues سے مشورہ کر لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ پہلا مشورہ تھا جو آنحضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا۔

کچھ عرصہ سے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بدری صحابہؓ کی جاں نثاری کے واقعات اور ان کی سیرت بیان فرما رہے ہیں اور یہ بھی ایک رنگ میں ’’جنگ بدر کے قصہ کو مت بھولو‘‘ کی تعمیل اللہ تعالیٰ کروا رہا ہے تاکہ ہمیں جنگ بدر میں شامل ہونے والے مبارک و مقدس روحوں کے قصّے یاد رہیں۔ہم بھی ان کی ولولہ انگیز قیادت اور ان کی قربانیوں کو اپنے دلوں میں اُتاریں اور جو سبق اس جنگ سے مسلمانوں کے لئے ہیں ان کو حرز جان بنائیں اور فتوحات و ترقیات کی طرف بڑھتے قدموں میں اپنے نیک اعمال سے آسانی پیدا کریں۔

17 رمضان کو غزوہ بدر کے موقع پر ’’غزوہ بدر نمبر‘‘ جاری کیا جا رہا ہے۔اس موقع پر ادارہ اور قارئین کی طرف سے اس عہد کا اعادہ کرنا مقصودہے کہ اے خلیفہ وقت! ہم بدری صحابہ کی طرح ہر قسم کی جانی ، مالی اور بدنی قربانیاں پیش کرنے کو تیار ہیں۔ جب بھی دربار خلافت سے آواز بلند ہوگی ہم سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا کہتے ہوئے حاضر ہوں گے۔ہم احمدیت کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو اوراپنی نسلوں کو پیش کریں گے ہم انصار، خدام، اطفال، ممبرات لجنہ اور ناصرات اپنے اپنے عہدوں کے مطابق اپنی زندگیاں پیش کرنے کوہر وقت تیار رہیں گے اور ہم ہر وقت 22،اپریل 2003ء کے نظارہ کو زندہ رکھیں گے جب مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعدحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی طرف سے پہلا حکم ’’بیٹھ جائیں‘‘ کے الفاظ میں فدائیان احمدیت کے کانوں میں پڑا تھا تو وہ Gresson Hall Road اور Melrose Road پر ایک دوسرے پر گرتے پڑتے زمین پر بیٹھ گئے تھے۔اے خلیفہ وقت! آپ بدری صحابہؓ کی طرح ہمیشہ ہمیں جاں نثاروں میں پائیں گے۔

خدا خود جبرو استبداد کو برباد کر دے گا
وہ ہر سُو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا
صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہوگی
جہاں میں احمدیت کامیاب وکامران ہو گی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

یہ لوگ تھے، عجیب شان تھی ان کی جنہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفا کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت کے طریقے بھی سکھائے۔ آنحضرت ﷺ کی باتوں کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرتے ہوئے کامل اطاعت کرنے کے طریقے بھی سکھائے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درجات بلند کرے۔

(خطبہ جمعہ 25 جنوری)

(ابو سعید)

****

جنگ بدر کے متعلق پیشگوئی

قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ ۚ فَقَدۡ کَذَّبۡتُمۡ فَسَوۡفَ یَکُوۡنُ لِزَامًا ﴿۷۸﴾

ترجمہ: تو کہہ دے کہ ہمارا پروردگار کیا پرواہ کرتا ہے اگر تم اس کو نہ پکارو یا عبادت نہ کرو۔تم جھٹلاچکے ہمارا تمہارا مٹھ بھیڑ ہونے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

لزاماً۔یہ جنگ بدر کے متعلق پیشگوئی ہے۔

جنگ بدر میں صحابہ کی جاں نثاری اور وفاداری

از افاضات حضرت مصلح موعودؓ

اس آیت کے متعلق بھی جس کو میں ابھی بیان کرنے لگا ہوں مفسرین کو اسی قسم کی مشکلات کا سامنا ہوا اور ان کے دل میں اس کے متعلق شبہات پیدا ہوئے لیکن انہوں نے اس کے کچھ حصہ کو حل کرنے کی کوشش کی اور باقی سے یونہی گزر گئے اور انہوں نے اس امر کو ملحوظ نہیں رکھا کہ اس آیت کے سارے پہلوؤں پر جتنے شبہات پیدا ہو سکتے تھے یا جتنے اعتراضات اس پر وارد ہو سکتے تھے ان سب کا کوئی حل سوچا جائے۔

یہ آیتیں سورہ انفال کی ہیں اور جنگ بدر کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَمَاۤ اَخۡرَجَکَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَیۡتِکَ بِالۡحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لَکٰرِہُوۡنَ۔یُجَادِلُوۡنَکَ فِی الۡحَقِّ بَعۡدَ مَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوۡنَ اِلَی الۡمَوۡتِ وَہُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ۔(الانفال:6و7) فرماتاہے کہ چونکہ تیرے ربّ نے تجھے حق کے ساتھ تیرے گھر سے نکالا تھا اور مؤمنوں میں سے ایک فریق اسے ناپسند کرتا تھا وہ تجھ سے حق کے معاملہ میں بحث کرتے ہیں بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اس بحث میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں اور موت ان کو سامنے نظر آرہی ہے۔ ان آیات کے متعلق جوسوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ صحابہؓ حق کے کھل جانے کے بعد کس طرح بحث کر سکتے تھے اور ان کو حق کی طرف جانا موت کیوں معلوم ہوتا تھا اور کیوں یہ کہا گیا ہے کہ ان کو اپنے سامنے موت نظر آرہی تھی۔ یہ معنے تو صحابہؓ کی شان کے بالکل خلاف ہیں کیونکہ صحابہ نے دین کے لئے جو قربانیاں کیں اور اپنی جان ،مال اور عزت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کیں ان کو دیکھتے ہوئے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ صحابہؓ حق کو قبول کرنے سے جی چراتے تھے اور حق کی طرف جانا ان کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا نَعُوۡذُ بِاللّٰہ وہ موت کی طرف دھکیلے جارہے ہیں اور موت ان کو سامنے نظر آرہی ہے، اسی طرح یہ کہنا کہ صحابہؓ جنگ کو ناپسند کرتے اور اس سے جی چراتے تھے یہ معنی بھی ایسے ہیں جو صحابہؓ کی تنقیص کرنے والے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک ناپسندیدگی کا سوال ہے ایک مؤمن کبھی جنگ اور کشت وخون کو پسند نہیں کرتا بلکہ چاہتا ہے کہ جنگ وجدال اور شرارت اور فساد کو چھوڑ کر صلح کر لے لیکن اگر کوئی ایسا موقع آجائے کہ جنگ ناگزیر ہو جائے تو مومن جیسا بہادر اور نڈر بھی کوئی نہیں ہوتا اور وہ موت کی کبھی پرواہ نہیں کرتا بلکہ وہ موت کو اپنے لئے خوشی کا موجب سمجھتا ہے اور یہی حالت صحابہؓ کی تھی۔

ہمیں تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ جنگوں میں اس طرح جاتے تھے کہ ان کو یوں معلوم ہوتا تھا کہ جنگ میں شہید ہونا ان کے لئے عین راحت اور خوشی کا موجب ہے اور اگر ان کو لڑائی میں کوئی دکھ پہنچتا تھا تو وہ اس کو دکھ نہیں سمجھتے تھے بلکہ سُکھ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ صحابہؓ کے کثرت کے ساتھ اس قسم کے واقعات تاریخوں میں ملتے ہیں کہ انہوں نے خدا کی راہ میں مارے جانے کو ہی اپنے لئے عین راحت محسوس کیا۔ مثلاً وہ حفاظ جو رسول کریم ﷺ نے وسطِ عرب کے ایک قبیلہ کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجے تھے ان میں سے حرام بن ملحان اسلام کا پیغام لیکر قبیلۂ عامر کے رئیس عامر بن طفیل کے پاس گئے اور باقی صحابہؓ پیچھے رہے۔ شروع میں تو عامر بن طفیل اور اس کے ساتھیوں نے منافقانہ طور پر ان کی آؤ بھگت کی لیکن جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور تبلیغ کرنے لگے تو ان میں سے بعض شریروں نے ایک خبیث کو اشارہ کیا اور اس نے اشارہ پاتے ہی حرام بن ملحان پر پیچھے سے نیزہ کا وار کیا اور وہ گرگئے۔ گرتے وقت ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ فُزۡتُ وَرَبِّ الۡکَعۡبَۃِ یعنی مجھے کعبہ کے ربّ کی قسم میں نجات پا گیا۔ پھر ان شریروں نے باقی صحابہؓ کا محاصرہ کیا اور ان پر حملہ آور ہو گئے اس موقع پر حضرت ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہؓ جو ہجرت کے سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ان کے متعلق ذکرآتا ہے بلکہ خود ان کا قاتل جو بعد میں مسلمان ہو گیا تھا وہ اپنے مسلمان ہونے کی وجہ ہی یہ بیان کرتا تھا کہ جب میں نے عامر بن فہیرہؓ کو شہید کیا تو ان کے منہ سے بے ساختہ نکلا فُزۡتُ وَاللّٰہِ یعنی خدا کی قسم! میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا ہوں۔یہ واقعات بتاتے ہیں کہ صحابہؓ کے لئے موت بجائے رنج کے خوشی کا موجب ہوتی تھی۔

اسی طرح ایک اور صحابیؓ کا واقعہ تاریخوں میں آتا ہے ان کا نام ضرار تھا رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد جو جنگیں ہوئیں ان میں سے ایک جنگ میں یہ صحابی شریک ہوئے ۔ عیسائیوں کے ساتھ مقابلہ تھا ایک عیسائی جرنیل جو بڑا بہادر اور جنگجومشہور تھا اس نے مبارز طلبی میں مسلمانوں کے دو آدمی مار دیئے تھے۔ اُس وقت لڑائی میں یہ رواج تھا کہ فریقین کے بہادر فرداً فرداً نکلتے تھے اور مقابلہ کرتے تھے اس مقابلہ کو مبارز طلبی کہا جاتا ہے یعنی ایک فریق کا کوئی آدمی میدان میں آجاتا تھا اور وہ دوسرے فریق کے کسی نامی بہادر کو چیلنج دیتا تھا ان دونوں میں سے جو شخص جیت جاتا تھا اس کی قوم خوشی کے نعرے لگاتی تھی۔ جب عیسائی جرنیل کے ہاتھوں مبارز طلبی میں دو آدمی شہید ہو چکے تو حضرت ضرارؓ اس کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ یہ چوٹی کے جرنیلوں میں سے تھے اور بڑے دلیر اور بہادر تھے جب یہ مقابلہ کے لئے نکلے تو مسلمانوں نے خیال کیا کہ اب یہ عیسائی جرنیل سے بدلہ لے لیں گے اور عیسائی جرنیل کا جو رُعب قائم ہو چکا ہے وہ جاتا رہے گا۔ مگر جب ضرارؓ اس عیسائی کے سامنے پہنچے تو ابھی مقابلہ شروع نہیں ہوا تھا کہ بھاگ کر اپنے خیمے میں آگئے وہ چونکہ مسلمانوں کے چوٹی کے جرنیل تھے اور بڑے بہادر اور آزمودہ کار تھے ان کے اس طرح بھاگنے سے مسلمانوں کو بڑی ذلّت محسوس ہوئی اور وہ حیران وششدر رہ گئے کہ اتنا بڑا بہادر بغیر مقابلہ کے بھاگ آیا یہ دیکھ کر مسلمانوں کے کمانڈر نے ایک شخص کو دَوڑایاکہ جا کر ان سے پوچھے کہ ان کے بھاگنے کی کیا وجہ ہے؟ وہ شخص جب خیمہ کے پاس پہنچا تو حضرت ضرارؓ خیمہ سے نکل رہے تھے اس شخص نے جاتے ہی ان سے کہا یہ آپ نے کیا کیا کہ اس طرح بغیر لڑائی کے بھاگ آئے تمام اسلامی لشکر پر سکتہ عالم طاری ہے اور آپ کے اس طرح بھاگ نکلنے نے مسلمانوں کو سخت بے چینی اور اضطراب میں مبتلاکر دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ضرارؓ مسکرائے اور انہوں نے کہا شاید تم لوگوں نے یہ سمجھا ہوگا کہ میں موت سے ڈر کر بھاگاہوں

خدا کی قسم! ہر گز نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ عیسائی جرنیل جو بڑا جری اور بہادر مشہور ہے اس نے ہمارے دو آدمی ماردیئے ہیں اس کے بعد میں اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اور اس کے سامنے پہنچا تو مجھے خیال آیا کہ میں نے زرہ پہنی ہوئی ہے یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے نفس کو ملامت کی کہ تو نے زرہ پہن رکھی ہے تو خدا تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گا جب خداتعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ ضرار کیا تم موت سے اتنے ڈرتے تھے کہ تم نے زرہ پہن لی تھی تو اُس وقت میں کیا جواب دوں گا اس لئے میں وہاں سے بھاگا کہ جاکر زرہ اُتار آؤں چنانچہ اب میں زرہ اُتار کر مقابلہ کے لئے جا رہا ہوں تاکہ اگر میں مارا جاؤں تو خدا تعالیٰ کو کہہ سکوں کہ مجھے آپ سے ملنے کا اِس قدر شوق تھا کہ میں نے جنگ میں مقابلہ کے وقت زرہ بھی اُتار دی تھی۔

اسی طرح حضرت خالدبن ولید کے متعلق ذکر آتا ہے کہ جب وہ فوت ہونے لگے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ زارزار رورہے تھے۔ کسی نے ان سے کہا خالد! یہ آپ کے لئے رونے کا کونسا موقع ہے؟ آپ نے اسلام کی بیش بہا خدمات سر انجام دی ہیں اور قابل قدر قربانیاں کی ہیں اس لئے یہ موقع آپ کے رونے کا نہیں بلکہ اِس وقت تو آپ خدا کے پاس جا رہے ہیں آپ کو خوش ہونا چاہئے کہ آپ خدا تعالیٰ سے انعامات پائیں گے۔حضرت خالدؓ نے یہ سُن کر جواب دیا میں اس لئے نہیں رورہا کہ میں اس دنیا کو چھوڑنے لگا ہوں یا موت سے ڈر رہا ہوں بلکہ میرے رونے کی اور ہی وجہ ہے، ذرا میری دائیں ٹانگ سے پاجامہ اُٹھا کر دیکھو کیا کوئی جگہ ایسی نظر آتی ہے جہاں تلواروں کے زخموں کے نشان نہ ہوں، اس شخص نے پاجامہ اُٹھا کر دیکھا اور کہا آپ کی ساری ٹانگ پر زخموں کے نشان ہیں، خالدؓ نے کہا اب میری بائیں ٹانگ بھی دیکھو کہ کیا کوئی جگہ ایسی ہے جہاں تلوار کے نشان نہ ہوں۔ اس نے پاجامہ اُٹھایا اور دیکھ کر کہا واقعی اس ٹانگ پر بھی کوئی جگہ زخموں سے خالی نہیں ہے۔ خالدؓ نے کہا اچھا اب تم میری پیٹھ پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھو کہ کیا کوئی جگہ زخموں سے خالی نظر آتی ہے؟ اس نے پیٹھ پر سے کپڑا ہٹایا اور دیکھ کر کہا نہیں کوئی جگہ خالی نہیں۔ خالدؓ نے کہا اب میری چھاتی پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھو کہ کیا کوئی جگہ زخموں سے خالی ہے؟ اس نے کپڑا ہٹایا اور دیکھ کر کہا نہیں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں تلوار کے نشان نہ ہوں۔ اس پر خالدؓ اور بھی زیادہ زور سے رونے لگ گئے اور پھر انہوں نے اسی حالت میں روتے ہوئے کہا کہ میں نے شہادت کے شوق میں اپنے آپ کو اسلامی جنگوں میں ہر خطرناک مقام پر کھڑا کیا، جس جگہ بھی زورکا رَن پڑتا میں دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ جاتا اور میری ہمیشہ یہ تمنا رہی کہ میں لڑتے لڑتے اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جاؤں مگر نامعلوم میری کون سی شامتِ اعمال تھی کہ جس کے نتیجہ میں میں شہادت سے محروم رہا۔ میرے جسم پر ایک انچ جگہ بھی ایسی نہیں جہاں تلواروں کے نشان نہ ہوں مگر باوجود اس کے کہ میں ایسی بے جگری سے لڑا اور باوجود اِس کے کہ میری خواہش تھی کہ میں شہید ہو جاؤں آج یہ حالت ہے کہ بجائے میدان جنگ کے میں بستر پر پڑا جان دے رہا ہوں اور یہی چیز ہے جو مجھے رُلا رہی ہے ان واقعات کو دیکھتے ہوئے کیا کوئی شخص یہ خیال بھی کر سکتا ہے کہ صحابہؓ موت سے ڈرتے تھے۔

پھر یہ سوال کہ بدر کی جنگ کے وقت صحابہؓ حق کے کھل جانے پر آپ کے ساتھ بحث کرتے تھے اور وہ یوں سمجھتے تھے کہ گویا وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں اور موت ان کو سامنے نظر آرہی ہے ایک ایسی بات ہے جو صحابہؓ کی طرف قطعاً منسوب نہیں ہو سکتی۔ بدر کی جنگ کے متعلق تو متواتر حدیثوں سے یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اور تمام حدیثیں اس پر متفق ہیں کہ صحابہؓ جب مدینہ سے نکلے تو ان کو یہ خیال ہی نہ تھا کہ کوئی جنگ پیش آنے والی ہے وہ تو اس قافلہ کی روک تھام کے لئے نکلے تھے جو ابوسفیان کی سرداری میں شام کی طرف سے واپس مکہ آرہا تھا اور اس قسم کے قافلوں کی روک تھام اس لئے ضروری تھی کہ یہ قافلے مسلّح ہوتے تھے اور مدینہ سے بالکل قریب ہو کر گزرتے تھے اور وہ مسلمانوں کے خلاف قبائلِ عرب میں سخت اشتعال انگیزی کرتے اور اردگرد کے علاقہ کو مرعوب کرتے تھے۔ اس دفعہ ابوسفیان چونکہ ایک بڑے قافلہ کے ساتھ گیا تھا اور بہت بڑی تجارت کر کے کافی نفع حاصل کر کے واپس آرہا تھا اس کے متعلق خبریں پہنچ رہی تھیں کہ وہ کوئی شرارت کرے گا اس لئے صحابہؓ جنگ کے خیال سے نہیں بلکہ اس قافلہ کی شرارتوں کی روک تھام کے لئے مدینہ سے نکلے تھے اور پھر سارے صحابہؓ مدینہ سے نکلے بھی نہ تھے بلکہ وہی تعداد جس کو بعد میں لشکرِ قریش کا مقابلہ کرنا پڑا نکلی تھی اور باقی صحابہؓ مدینہ میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ قافلہ کی روک تھام کے لئے اسی قدر تعدادکافی ہے۔ تمام تاریخیں اس بات پر متفق ہیں کہ صحابہؓ جنگ کے خیال سے نہیں نکلے تھے بلکہ جنگ کی خبر انہیں اس وقت ہوئی جب رسول کریم ﷺ نے ان کو بتایا کہ ہمیں قافلہ کا نہیں بلکہ لشکر کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یا تو مدینہ میں ہی اور یا مدینہ سے نکلتے وقت رسول کریم ﷺ کو الہاماً بتا دیا تھا کہ جنگ پیش آنے والی ہے مگر صحابہؓ کو اِس کے متعلق کوئی علم نہ تھا۔ غرض جب تاریخ کہتی ہے کہ صحابہؓ کو جنگ کے متعلق کوئی علم ہی نہ تھا، احادیث کہتی ہیں کہ صحابہؓ کوجنگ کا کوئی علم نہ تھا تو اس آیت میں کٰرِھُوْنَ کا کیا مطلب ہوا۔ عیسائی مؤرخین کہتے ہیں کہ صحابہؓ مدینہ سے اس لئے نکلے تھے کہ وہ قافلہ کو لوٹیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ جب وہ قافلہ کو لوٹنے کے خیال سے نکلے تھے تو ان کوخوشی ہونی چاہئے تھی نہ کہ رنج اور اس آیت میں کٰرِھُوْنَ نہیں ہونا چاہئے تھا بلکہ فَرِحُوْنَ ہونا چاہئے تھا کٰرِھُوْنَ کا لفظ بتاتا ہے کہ عیسائی مؤرخین کا یہ خیال کہ صحابہؓ نَعُوْذُبِاللہ اس لئے گئے تھے کہ قافلہ کو لوٹیں گے بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ یہاں جو کٰرِھُوْنَ کا لفظ اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمایاہے اس کا کیا مطلب ہے اور اس کی ضمیر کس طرف جاتی ہے؟ یہ کہنا بالکل غلط اور خلاف واقعہ بات ہے کہ صحابہؓ لڑائی سے گھبراتے تھے اور اس کو ناپسند کرتے تھے کیونکہ اُس وقت لڑائی کا تو کوئی سوال ہی نہ تھاوہ تو قافلہ کی روک تھام کے لئے نکلے تھے کیونکہ قافلہ والے ہمیشہ مدینہ کے قریب پہنچ کر بہت بڑا جشن منایا کرتے اور قبائل کے اندر اشتعال پھیلاتے تھے اورکہتے تھے کہ مدینہ والے ہمارے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے۔ پس یہاں کُرْھًا کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ کہ وہ حق کے بارے میں جبکہ حق کھل چکا تھا اس طرح جھگڑتے اور بحث کرتے تھے کہ گویاوہ موت کی طرف دھکیلے جارہے ہیں اور موت اُن کو سامنے نظر آرہی تھی حالانکہ تاریخ سے جو کچھ پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ نہ صحابہؓ نے کبھی رسول کریم ﷺ سے مجادلہ کیا اور نہ وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے تھے بلکہ وہ تو ایک قافلہ کی روک تھام کے لئے گئے تھے۔ یہ ساری مشکلات ایسی ہیں جو اس آیت کے معنی کرنے میں اُلجھن پیدا کر دیتی ہیں۔ مفسرین کو اس آیت کے معنی کرتے وقت بھی یہ مشکلات پیش آئیں اور ان کے دل میں اِس آیت پر سوالات بھی پیدا ہوئے مگر انہوں نے اس مشکل کا حل باوجود کوشش کے کوئی نہ نکالا۔ ابن حیان نے اس پر بڑا غور کیا ہے وہ نیک آدمی تھے اور ان کی تفسیر رطب ویابس سے پاک ہے، وہ فطرت کے مطابق چلتے تھے۔جب وہ اِس آیت پر پہنچے تو اُن کو یہ آیت چبھی اور اُنہوں نے اس پر غور کیا مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ آخر انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں کہ اے اللہ! یہ مشکل مجھ سے تو حل نہیں ہو سکتی اب تو ہی بتا کہ اس آیت کا کیا مفہوم ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت دعائیں کیں تو مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ یہاں نَصَرَكَ کا لفظ محذوف ہے اور انہوں نے اسی کے مطابق معنی کر دیئے لیکن چونکہ اُس زمانہ میں اسلام غالب تھا اور اسلام پر دشمنوں کی طرف سے اعتراضات نہ ہوتے تھے اس لئے انہوں نے اس تھوڑے سے حل پر ہی اکتفا کر لیا اور سمجھے لگ گئے کہ اب یہ مشکل حل ہوگئی ہے۔ مگر اب ہمارے سامنے دشمن کے اعتراضات کے انبار لگے ہیں اور دشمنوں نے قرآن کریم کے ہر ایسے مقام پر جہاں پُرانے مفسرین کو معنی کرنے میں مشکل پیش آتی تھی اعتراض کر دیئے ہیں۔ پُرانے زمانہ کے عیسائی تو قرآن کریم نہ پڑھتے تھے اس لئے وہ اعتراض نہیں کر سکتے تھے لیکن اب بیسیوں عیسائیوں نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا اور تفسیریں لکھی ہیں اور وہ ایسے مقامات پر جی بھر کے اعتراض کرتے ہیں اس لئے جس رنگ میں آجکل اسلام کے خلاف اعتراضات ہوتے ہیں اُس زمانہ میں نہ تھے اسی لئے ان مفسرین کے لئے یہ دِقتیں بھی نہ تھیں جو ہم کو اس زمانہ میں پیش آرہی ہیں۔ پُرانے مفسرین کے سامنے چونکہ اعتراضات نہ ہوتے تھے اس لئے وہ لفظی ترجمہ کر کے یا کسی آیت کے متعلق دقت پیش آنے پر اس کے ایک ٹکڑے کو حل کر کے گزر جاتے تھے مگر اِس زمانہ میں جب عیسائیوں نے قرآن کریم کو پڑھا اور اس کے ترجمے کئے تو انہوں نے اس قسم کے مقامات پر پہنچ کر بے شمار اعتراضات کر ڈالے اور بال کی کھال اُتار لی۔ عربی زبان کی یہ خصوصیت ہے بلکہ قرآن کریم کے عربی زبان میں نازل ہونے کی وجہ ہی یہی ہے کہ اس کے اندر بہت سے الفاظ محذوف ہیں اور اس اختصار کی وجہ سے تھوڑی سی عبارت میں بہت بڑے بڑے مضامین بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اگر انسان محذوف عبارت کی طرف توجہ نہ کرے تو وہ سخت مشکل میں پڑجاتا ہے۔ مثلاً کَمَا کا ترجمہ ''جس طرح'' بھی ہے اور ''چونکہ'' بھی اور ''جس طرح'' اور ''چونکہ'' ایسے الفاظ ہیں کہ اگر ان کا جواب نہ آئے تو دوسرا فقرہ چل ہی نہیں سکتا۔ مثلاً ہم اگر یہ کہیں کہ جس طرح تمہارے ساتھ فلاں معاملہ گزرا تھا اور اتنا کہہ کر ہم چپ ہو جائیں تو یہ فقرہ نامکمل رہے گا۔ پھر ''چونکہ'' کا لفظ بھی اسی طرح کا ہے اور جس فقرہ میں یہ لفظ استعمال ہوگا اس کے آگے اسی فقرہ میں اس کا جواب بھی ہونا چاہئے۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ چونکہ میرے پاس روپیہ نہ تھا اور اس کے بعد وہ چپ ہو جائے تو اس فقرہ کے کوئی معنی نہیں ہو سکتے اس لئے یہ فقرے اس طرح ہوں گے کہ جس طرح تمہارے ساتھ فلاں معاملہ گزرا تھا اسی طرح زید کے ساتھ بھی یہ معاملہ گزرا یاچونکہ میرے پاس روپیہ نہ تھا اس لئے میں سامان نہ خرید سکا۔ پس جس فقرہ کے اندر ''جس طرح'' اور ''چونکہ'' کے الفاظ آجائیں ان کا جواب بھی ضروری ہوتا ہے ورنہ وہ فقرہ بالکل بے معنی ہو جاتا ہے۔

ابن حیان بڑے نحوی آدمی تھے ان کا ذہن اس آیت کے معنوں میں مشکل پیش آنے پر اس طرف گیا کہ اس میں کچھ حصہ محذوف ہے اور اس کیلئے جب انہوں نے دعائیں کیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نَصَرَكَ کا لفظ بتایا اور انہوں نے اسی کے مطابق معنی کردیئے لیکن اپنے زمانہ کی کم مشکلات اور شدتِ اعتراض نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اِس پر زیادہ غور نہ کیا اس لئے اُنہوں نے نَصَرَكَ کو ھُمْ یَنْظُرُوْنَ کے بعدلگایا ہے یعنی ھُمْ یَنْظُرُوْنَ نَصَرَكَ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صرف اتنا بتایا تھا کہ نَصَرَكَ کا لفظ محذوف ہے یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ کونسے مقام پر چسپاں ہوتاہے مگر انہوں نے نَصَرَكَ کو ھُمْ یَنْظُرُوْنَ کے بعد رکھ دیا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہر زمانے کے لوگوں پر اپنے فضل نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علامہ ابن حیان کو تو بتایا کہ اس آیت میں نَصَرَكَ کا لفظ محذوف ہے مگر

میں نے جب اس آیت پر غور کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ انکشاف فرمایا کہ یہاں خالی نَصۡرَكَ محذوف نہیں بلکہ اس کے ساتھ عَلٰی اَعۡدَآئِكَ بھی ہے یعنی تیرے دشمنوں پر تیرا غلبہ۔ ان الفاظ کو اس آیت میں لگانے سے یہ مشکل حل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ وَاِنَّ فَرِیۡقاً مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لَکٰرِھُوۡنَ یعنی چونکہ تیرے رَبّ نے تجھے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا تھا اس لئے ضروری تھا کہ وہی تجھے تیرے دشمنوں پر غلبہ بھی عطا فرماتا۔ یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ جس نے گھر سے آپؐ کو نکالا تھا اُسی پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی تھی کہ وہ آپؐ کو دشمنوں پر غلبہ عطا فرماتا۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جب تم کوئی ایسا کام اپنے غلام کے سپرد کرو جو اُس کی طاقت سے باہر ہو تو تمہارا فرض ہے کہ اس کی مدد کرو اور اس کام میں اس کا ہاتھ بٹاؤ۔ اگر ایک انسان پر یہ فرض ہے جو محدود طاقت رکھتا ہے کہ وہ اگر اپنے غلام کو کوئی ایسا کام سپرد کرے جو اُس کی طاقت سے بالا ہو تو اُس کام میں اس کا ہاتھ بٹائے تو خدا جو بہت بڑی اور بے شمار طاقتوں کا مالک ہے اُس پر اِس بات کی کیوں ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔ اگر وہ کوئی ایسا کام اپنے بندے کے سپرد کرے جو اُس کی طاقت سے بالا تر ہو تو اس کی مدد بھی فرمائے۔ اس طرح اس آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ چونکہ تیرے ربّ نے تجھے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے تیرے گھر سے نکالا اس لئے لازمی تھا کہ وہ تیری مدد بھی کرتا اور تجھے دشمن پر غلبہ عطا کرتا۔ ان معنوں میں کسی قسم کی اُلجھن نہیں رہ جاتی اور مطلب بالکل صاف اور واضح ہو جاتا ہے ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بدر کے موقع پر صحابہ 313 کی تعداد میں نکلے تھے اگر وہ بجائے 313 کے چھ یا سات سَو کی تعداد میں نکلتے اور وہ صحابہ بھی شامل ہو جاتے جو مدینہ میں ٹھہر گئے تھے تو لڑائی ان کے لئے زیادہ آسان ہو جاتی مگر خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو تو اس جنگ کے متعلق بتا دیا لیکن ساتھ ہی منع بھی فرما دیا کہ جنگ کے متعلق کسی کو بتانا نہیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ بعض گزشتہ پیشگوئیوں کو پورا کرنا چاہتا تھا مثلاً صحابہؓ کی تعداد تین سَو تیرہ تھی اور بائبل میں یہ پیشگوئی موجود تھی کہ جو واقعہ جدعون کے ساتھ ہوا تھا وہی واقعہ محمد رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کو پیش آئے گا اور جب جدعون نبی اپنے دشمن سے لڑے تھے تو ان کی جماعت کی تعداد 313 تھی۔ اب اگر صحابہؓ کو معلوم ہو جاتا کہ ہم جنگ کے لئے مدینہ سے نکل رہے ہیں تو وہ سارے کے سارے نکل آتے اور ان کی تعداد 313 سے زیادہ ہو جاتی۔ اِسی حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے اس امر کو مخفی رکھا تا کہ صحابہؓ کی تعداد 313 سے زیادہ نہ ہونے پائے کیونکہ 313 صحابہؓ کا جانا ہی پیشگوئی کو پورا کر سکتا تھا اس لئے ضروری تھا کہ جنگ کی خبر کو مخفی رکھا جاتا اور میدانِ جنگ میں پہنچ کر صحابہؓ کو بتایا گیا کہ تمہارا مقابلہ لشکرِ قریش سے ہوگا۔ اللہ نے اِس آیت میں کَمَاۤ اَخۡرَجَكَ رَبُّكَ کہہ کر بتا دیا کہ رسول کریم ﷺ کا مدینہ سے نکلنا خدا کے حکم کے ماتحت تھا نہ کہ اپنے طور پر۔ اب آگے جو فَرِیۡقاً مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لَکٰرِھُوۡنَ کے الفاظ آئے ہیں اس کے لئے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر مضمون کا تعلق پہلے مضمون کے ساتھ ہوتا ہے اب ہم سارے مضمون کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کٰرِھُوۡنَ کا تعلق اَخۡرَجَكَ کے ساتھ ہے کیونکہ اَخۡرَجَكَ میں کُمۡ کی ضمیر نہیں بلکہ کَ کی ضمیر ہے اس لئے کٰرِھُوۡنَ کو اَخۡرَجَكَ کے ساتھ چسپاں کیا جائے گا اور یہ اس طرح بن جائے گا کٰرِھُوۡنَ عَلٰی خُرُوۡجِكَ۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جہاں عشق ہوتا ہے وہاں کوئی شخص بھی نہیں چاہتا کہ میرے محبوب کو کوئی تکلیف پہنچے اور کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا محبوب لڑائی میں جائے بلکہ ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ محبوب لڑائی سے بچ جائے۔ اسی طرح صحابہؓ بھی اِس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ آپؐ لڑائی پر جائیں۔ صحابہؓ اِس بات کو نا پسند نہیں کرتے کہ ہم لڑائی پر کیوں جائیں بلکہ ان کو رسول کریم ﷺ کا لڑائی پر جانا ناپسند تھا اور یہ ان کی طبعی خواہش تھی جو ہر محب کو اپنے محبوب کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ سے اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ جب رسول کریم ﷺ بدر کے قریب پہنچے تو آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارا مقابلہ قافلہ سے نہیں بلکہ فوج کے ساتھ ہوگا۔ پھر آپ نے ان سے مشورہ لیا اور فرمایا کہ بتاؤ تمہاری کیا صلاح ہے؟ جب اکابر صحابہؓ نے آپؐ کی یہ بات سُنی تو انہوں نے باری باری اُٹھ اُٹھ کر نہایت جاں نثار انہ تقریریں کیں اور عرض کیا ہم ہر خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ ایک اٹھتا ہے اور تقریر کر کے بیٹھ جاتا۔ پھر دوسرا اُٹھتا اور مشورہ دے کر بیٹھ جاتا غرض جتنے بھی اُٹھے انہوں نے یہی کہا کہ اگر ہمارا خدا ہمیں حکم دیتا ہے تو ہم ضرور لڑیں گے مگر جب کوئی مشورہ دے کر بیٹھ جاتا تو رسول کریم ﷺ فرماتے مجھے مشورہ دو اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ابھی تک جتنے صحابہؓ نے اُٹھ اُٹھ کر تقریریں کی تھیں اور مشورے دیئے تھے وہ سب مہاجرین میں سے تھے مگر جب آپؐ نے بار بار یہی فرمایا کہ مجھے مشورہ دیا جائے تو سعد بن معاذؓ رئیس اوس نے آپؐ کا منشاء سمجھا اور انصار کی طرف سے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ! آپؐ کی خدمت میں مشورہ تو عرض کیا جا رہا ہے مگر آپؐ پھر بھی یہی فرماتے ہیں کہ مجھے مشورہ دو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ انصار کی رائے پوچھنا چاہتے ہیں اِس وقت تک اگر ہم خاموش تھے تو صرف اس لئے کہ اگر ہم لڑنے کی تائید کریں گے تو شاید مہاجرین یہ سمجھیں کہ یہ لوگ ہماری قوم اور ہمارے بھائیوں سے لڑنا اور ان کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ! شاید آپ کا بیعت عقبہ کے اس معاہدہ کے متعلق کچھ خیال ہے جس میں ہماری طرف سے یہ شرط پیش کی گئی تھی کہ اگر دشمن مدینہ پر حملہ کرے گا تو ہم اس کا دفاع کریں گے لیکن اگر مدینہ سے باہر جا کر لڑنا پڑا تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔آپؐ نے فرمایا ہاں۔سعد بن معاذؓ نے عرض کیا یَارَسُوۡلَ اللّٰہ! اُس وقت جب کہ ہم آپؐ کو مدینہ لائے تھے ہمیں آپؐ کے بلند مقام اور مرتبہ کا علم نہیں تھا اب تو ہم نے اپنی آنکھوں سے آپؐ کی حقیقت کو دیکھ لیا ہے اب اس معاہدے کی ہماری نظروں میں کچھ بھی حقیقت نہیں۔ اس لئے آپؐ جہاں چاہیں چلیں ہم آپؐ کے ساتھ ہیں اور خدا کی قسم! اگر آپؐ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم دیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ! ہم آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔

ان حالات کی موجودگی میں کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ صحابہؓ کے متعلق ھُمۡ کٰرِھُوۡنَ کا لفظ آیا ہے وہ لڑائی کے متعلق ہے ہر گز نہیں بلکہ ان کو جو چیز نا پسند تھی وہ یہ تھی کہ رسول کریم ﷺ تک کوئی دشمن نہ پہنچ جائے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب جنگ بدر کے شروع ہونے سے پہلے قریش مکہ نے عمیر بن وہب کو بھیجا کہ جا کر پتہ لگائے کہ مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کیا ہے اور وہ اندازہ لگاکر واپس گیا تو اس نے کہا اے قوم! میں تم لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ نہ کرو۔ اُس کے الفاظ یہ تھے کہ اے معشرِ قریش! میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں گویا اونٹنیوں کے کجاووں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو اُٹھایا ہوا ہے اس لئے میں تم کو مشورہ دیتا ہوں کہ ان سے لڑائی نہ کرو میں نے جتنے مسلمانوں کو دیکھا ہے ان کے چہروں سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ وہ مرنے کی نیت سے آئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا چہرہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہم نے مرجانا ہے مگر میدان سے پیچھے نہیں ہٹنا۔ یہ سن کر لوگوں کے دلوں میں تذبذب پیدا ہو گیا اور انہوں نے چاہا کہ لڑائی کا ارادہ ترک کر دیں مگر ابو جہل کے دل میں چونکہ مسلمانوں کے خلاف سخت بغض تھا اس لئے اس نے عمرو حضرمی جو مسلمانوں کے ہاتھوں ایک غزوہ میں قتل ہوا تھا اس کے بھائی عامر حضرمی کو بُلایا اور نہایت اشتعال انگیز الفاظ میں اس کو کہا اب جبکہ تمہارے مقتول بھائی کے بدلہ کا موقع آیا ہے تو لوگ مشورہ دے رہے ہیں کہ لڑنا نہیں چاہیئے۔ یہ سُن کر عامر حضرمی کی آنکھوں میں خون اُتر آیا اور اس نے عرب کے قدیم دستور کے مطابق اپنے کپڑے پھاڑ کر اور ننگا ہو کر رونا اور چِلانا شروع کر دیا کہ ہائے افسوس! میرا بھائی بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے۔ پھر عامر نے اپنے بھائی کا نام لے کر کہا ۔ہائے افسوس! تو نے اپنی زندگی میں قوم کے لئے اتنی قربانیاں کی تھیں مگر آج کوئی نہیں جو تیرے قتل کا بدلہ لے۔ جب عامر نے اِس قسم کا نوحہ کیا تو لشکرِ قریش کو غیرت آگئی اور انتقام کی آگ کے شعلے اُن کے سینوں میں بھڑک اُٹھے۔ اس کے علاوہ لڑائی سے پیشتر عتبہ بن ربیع نے بھی قریش کو نصیحت کی کہ یہ مسلمان اور ہم آخر بھائی بھائی ہیں اور پھر دیکھو تو ان کے چہروں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ مرنے کے لئے آئے ہیں اور اگر یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ تم بھی ان کے برابر ہی آدمی مارلو گے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ مکہ کے بڑے بڑے سردار سب مارے جائیں گے۔ اب کیا ان حالات کی موجودگی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کٰرِھُوۡنَ کی ضمیر لڑائی کی طرف جاتی ہے، جہاں تک واقعات کا تعلق ہے یہ بات اس کے بالکل اُلٹ نظر آتی ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب لڑائی کے لئے جگہ کا انتخاب ہو چکا تو وہی سعد بن معاذؓ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ! ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آپؐ کیلئے ایک عرشہ بنا دیں اور اپنی تیز تر سواریاں وہاں باندھ دیں یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ! ہم نہیں چاہتے کہ آپؐ میدانِ جنگ میں خود بنفس نفیس تشریف لے جائیں۔ ہم خدا کا نام لے کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں اگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں فتح دی تو یہی ہماری آرزو ہے اور اگر ہم مارے گئے تو آپؐ سواری لیکر جس طرح بھی ہوسکے مدینہ پہنچ جائیں وہاں ہمارے ایسے بھائی موجود ہیں جو گو لڑائی میں تو شریک نہیں ہو سکے مگر محبت اور اخلاص میں ہم سے کسی طرح کم نہیں ہیں اور وہ لڑائی میں صرف اس لئے نہیں آئے کہ اُن کو لڑائی کے متعلق علم نہ تھا ورنہ وہ ہر گز پیچھے نہ رہتے۔ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ! وہ آپؐ کی حفاظت کیلئے اپنی جانیں تک لڑا دیں گے۔ پس یہ تھا خوف جو صحابہؓ کو تھا۔ یعنی رسول کریم ﷺ جنگ میں شریک نہ ہوں اور کٰرِھُوۡنَ کا لفظ صَراحتاً عَلٰی خُرُوۡجِكَ پر دلالت کرتا ہے یعنی صحابہؓ اِس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آپؐ لڑائی میں شریک ہوں اور وہ اس بات سے ڈرتے تھے کہ کہیں آپؐ کو کوئی گزند نہ پہنچ جاے۔

میں نے ایک واقعہ پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے کہ جنگِ اُحد میں ایک موقع پر ابی بن خلف نے جو کہ مکہ کا بہت بڑا رئیس تھا جب آواز دی کہ کہاں ہے محمد(ﷺ)؟ وہ شخص بہت بڑا جرنیل تھا اور ساتھ ہی وہ تیر انداز بھی اعلیٰ درجہ کا تھا جب اس نے پکارا کہ کہاں ہے محمد؟ تو رسول کریم ﷺ نے اس کی طرف بڑھنا چاہا مہاجرین چونکہ ابی بن خلف کی طاقت کو جانتے تھے اس لئے وہ آپؐ کے سامنے آگئے اور عرض کیا یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ! ہماری موجودگی میں آپؐ آگے نہ جائیں آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا میرے راستہ سے ہٹ جاؤ مہاجرین نے عرض کیا یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ! وہ بڑا تجربہ کار جنگجو ہے آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی پرواہ نہیں تم میرے رستہ سے

ہٹ جاؤ۔ اس واقعہ سے بھی پتہ لگتا ہے کہ صحابہؓ کے لئے کٰرِھُوْنَ کے لفظ کا مطلب کیا ہے؟ غرض آپؐ ابی بن خلف کی طرف بڑھے اور آپ نے اپنے نیزہ کی اَنّی اس کے جسم میں چبھو دی جس سے اسے تھوڑا سا زخم ہو گیا اور وہ اتنے زخم سے ہی بھاگ نکلا۔ لوگوں نے کہا تم تو بڑے بہادر بنتے تھے اور یہ چھوٹا سا زخم کھا کر بھاگ رہے ہو اس نے کہا زخم تو چھوٹا ہے مگر مجھے یوں معلوم ہو رہا ہے کہ اس میں دنیا جہان کی آگ بھر دی گئی ہے۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہؓ کس بات کو نا پسند کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت طلحہؓ کا واقعہ ہے کہ جب جنگ اُحد میں دشمن کی طرف سے تیر برسنے لگے تو انہوں نے رسول کریمﷺ کے چہرہ مبارک کے سامنے اپنا ہاتھ رکھ دیا تا کہ آپؐ کے چہرہ پر کوئی تیر نہ لگنے پائے۔ ان کے ہاتھ پر اتنے تیر لگے کہ آخر ان کا ہاتھ شل ہو کر ہمیشہ کے لئے بیکار ہو گیا رسول کریمﷺ کی وفات کے بعد خوارج انہیں ٹنڈا کہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت طلحہؓ سے کسی نے پوچھا کہ جب آپؐ کے ہاتھ پر تیر لگتے تھے تو کیا آپؐ کے منہ سے سی نہ نکلتی تھی کیونکہ زخم سے درد تو ضرور ہوتی ہے؟ حضرت طلحہؓ نے جواب دیا سی نکلنا تو چاہتی تھی مگر میں نکلنے نہ دیتا تھا تاکہ میری ذرا سی حرکت سے بھی رسول کریمﷺ کے چہرہ پر کوئی تیر نہ لگ جائے۔

اب کیا ان صحابہؓ کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ان کو لڑائی کے بارہ میں انقباض تھا۔ جب ہم ان واقعات کو اچھی طرح جانتے ہیں تو کیا خدا نَعُوْذُبِاللّٰہِ ان واقعات کو نہ جانتا تھا وہ جانتا تھا اور یقیناً جانتا تھا اور اس نے کٰرِھُوْنَ ان معنوں میں استعمال نہیں فرمایا جن میں بعض لوگوں نے سمجھ لیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کٰرِھُوْنَ کی ضمیر أَخۡرَجَكَ کی طرف جاتی ہے یعنی صحابہؓ آپ کے لڑائی پر جانے سے ڈرتے اور گھبراتے تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان یا تو اپنے ارادہ سے کوئی کام کرتا ہے اور یا اپنے ساتھیوں کے ارادہ اور مشورہ سے کوئی کام کرتا ہے جب وہ خود اپنے ارادہ سے کوئی کام کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں یہ اپنے ارادہ سے فلاں کام کر رہا ہے اور اگر وہ اپنے ساتھیوں کے ارادہ سے کوئی کام کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس نے ساتھیوں کے مشورہ سے فلاں کام کیا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس وقت حالت یہ تھی کہ تمہارا اپنا بھی مدینہ سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور تمہارے ساتھی بھی تمہیں مشورہ دیتے تھے کہ تم خطرہ میں نہ پڑو اور تمہارا مدینہ سے نکلنا صرف ہمارے حکم کے ماتحت تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تمہارا اپنا بھی نکلنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور تمہارے ساتھیوں کا بھی مشورہ یہی تھا کہ تم مدینہ سے نہ نکلو تا کہ آپ کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے تو کیا میں جو قادر مطلق خدا ہوں تم کو دشمنوں پر غلبہ نہ دیتا جب کہ میں نے تمہارے ارادہ کے خلاف اور تمہارے ساتھیوں کے مشورہ کے خلاف تمہیں باہر نکلنے کا مشورہ دیا تھا۔ اب جیسا کہ علامہ ابوحیان نے بھی لکھا ہے کہ یہاں نَصۡرُكَ محذوف ہے تو یہ نَصۡرُكَ کی ضمیر دشمن کی طرف ہی جائے گی دوست کی طرف نہیں جاسکتی۔ کیا ہم نَصۡرُكَ کے یہ معنی لیں گے کہ صحابہؓ پر غلبہ؟ غلبہ تو ہمیشہ دشمن پر ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارا تم کو غلبہ عطاء کرنا دو وجوہ سے تھا۔ ایک تو یہ کہ ہم نے چونکہ خود تم کو نکلنے کا حکم دیا تھا اس لئے ہمارے لئے ضروری تھا کہ تمہیں دشمن پر غلبہ دیتے، دوسرے چونکہ تمہارے ساتھی یعنی صحابہؓ اس بات میں راضی نہ تھے کہ تو لڑائی کے لئے نکلے اس لئے ہم ان کو بھی بتانا چاہتے ہیں کہ اگر میں کسی خطرناک کام کا حکم دیتا ہوں تو بچاتا بھی ہوں اور اِدھر تیرا دشمن وہ تھا جو يُجَادِلُونَكَ فِي الۡحَقِّ کا مصداق تھا یعنی اُس کو تیرے کسی اپنے کام کی وجہ سے تجھ سے دشمنی نہ تھی بلکہ وہ صرف اس لئے تیرا دشمن تھا کہ تو ہمارا حکم اُن کو پہنچاتا ہے اور ہماری طرف اُن کو بلاتا ہے اور دشمن کو تیرے ساتھ اتنی زیادہ دشمنی تھی کہ وہ حق کے غلبہ کو اپنی موت کے مترادف سمجھتا تھا یعنی وہ ہماری خاطر تجھ سے دشمنی کر رہا تھا اور اسلام اُس کو موت نظر آتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان حالات کی موجودگی میں ہم کیوں نہ تمہاری مدد کرتے یہ معنی کرنے سے یہ آیت کتنی واضح اور صاف ہو جاتی ہے اور اس پر ان معنوں کی رو سے کوئی اعتراض بھی وارد نہیں ہو سکتا۔ علامہ ابوحیان کی خواب تو ٹھیک ہے مگر نَصۡرُكَ عَلٰی اَعۡدَآئِكَ ہونا چاہئے تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیرا اپنا کوئی ارادہ نکلنے کا نہ تھا، دوست تمہیں نکلنے سے روکنا چاہتے تھے اور دشمن تم کو میری وجہ سے تباہ کرنا چاہتا تھا اس لئے میری ذمہ داری تم کو غلبہ دینے کی بحیثیت ایک دوست کے بھی تھی اور دشمن کی دشمنی کی وجہ سے بھی ہم نے یہ ذمہ داری پوری کر دی ہم تجھے خطرہ کے مقام پر لے بھی گئے اور صحیح سلامت واپس لا کر اور تجھے دشمن پر غلبہ دے کر اپنی ذمہ داری بھی پوری کر دی۔

میں نے شروع میں کہا تھا کہ ان آیات کا تعلق اِس زمانہ سے بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ مؤمن کس طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے جہاں ایک مؤمن پُرامن ہوتا ہے اور وہ لڑائی اور فسادات سے حتّی الامکان بچنے کی کوشش کرتا ہے وہاں وہ دلیر بھی اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ یہی دو چیزیں ہیں جو مومن کو دوسروں سے ممتاز کر دیتی ہیں یعنی اول یہ کہ وہ لڑائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ لڑائی اور فساد نہ ہونے پائے بلکہ امن وامان رہے۔ دوسرے اس کی لڑائی سے بچنے کی تمام کوششوں کے باوجود اگر اس کے لئے جنگ ناگزیر ہو جائے تو اس جیسا بہادر، نڈر اور دلیر بھی کوئی نہیں ہوتا مگر یادرکھنا چاہئے کہ دلیری کے یہ معنی نہیں کہ مومن تہور پر عمل پیرا ہو جائے۔ تہور ایسے حملہ کو کہتے ہیں جیسے سؤر حملہ کرتا ہے اِس کو جرأت نہیں کہہ سکتے جرأت یہ ہوتی ہے کہ مومن لڑائی سے حتی الامکان گریز کرے، جھگڑا اور فساد نہ ہونے دے لیکن اگر دشمن اس کو لڑائی کے لئے مجبور کر دے تو وہ اس شان سے لڑے کہ سَو سَو میل تک لوگ اس سے کانپنے لگ جائیں۔ رسول کریمﷺ فرماتے ہیں نُصِرۡتُ بِالرُّعۡبِ یعنی میری اللہ تعالیٰ نے رُعب سے نصرت فرمائی ہے اسی طرح آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک مہینے کے سفر تک رُعب عطا فرمایا ہے پہلے زمانہ کے لحاظ سے ایک مہینہ کا سفر 270 میل بنتا ہے کیونکہ عام طور پر اس زمانہ میں ایک منزل ۹ میل کی شمار کی جاتی تھی درحقیقت مکہ مکرمہ مدینہ سے اتنے ہی فاصلہ پر ہے اور رسول کریمﷺ کے اس قول کا یہ مطلب ہے کہ میں مدینہ میں بیٹھا ہوا ہوں مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا رُعب عطا فرمایا ہے کہ مکہ والے گھر بیٹھے مجھ سے کانپ رہے ہیں مگر چونکہ نبیوں کی پیشگوئیاں ہر زمانہ کے حالات کے مطابق بدلتی رہتی ہیں اور یہ الہام حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ہوا ہے اس لئے پُرانے زمانہ میں تو اس سے مراد بیشک 270میل ہی تھے مگر آجکل تیز رفتار سواریاں آئی ہیں جو ایک ایک دن بلکہ ایک ایک گھنٹہ میں سینکڑوں میل کا سفر طے کرلیتی ہیں اس لئے آجکل تو ایک ماہ کا سفر ساری دنیا پر حاوی ہو گا اب ہم اس کو دوسرے رنگ میں لیں گے کہ اللہ تعالیٰ محمدرسول اللہ ﷺ کو اتنا رُعب دینے والا ہے کہ ساری دنیا آپؐ کے رُعب کی وجہ سے کانپے گی اور آپؐ کے انہی غلاموں کے ہاتھ سے جن کو اِس وقت لوگ چڑیا سمجھ رہے ہیں کیا انگلستان اور کیا امریکہ، کیا روس اور کیا جرمنی، کیا افریقہ اور کیا چین اور جاپان سب ممالک فتح ہوں گے اور تمام ملک ان سے اس طرح کانپیں گے جیسے گھاس ہوا سے کانپتا ہے۔ ہم تو محمدرسول اللہ ﷺ کی غلامی کر رہے ہیں اور شاگرد کی چیز اپنی نہیں ہوتی بلکہ استاد کی ہوتی ہے اس لئے ہماری فتح محمد رسول اللہ ﷺ کی فتح ہوگی۔ آج تو یہ حالت ہے کہ لوگ اسلام پر حملہ کرنا اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں لیکن ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے بلکہ ابھی آپ لوگوں میں سے کئی زندہ ہوں گے کہ لوگ دیکھیں گے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت ساری دنیا پر قائم ہو رہی ہے اور اسلام کے مخالف دم مارنے کی جرأت نہیں کر سکیں گے مگر اس کے لئے ہمیں صحابہؓ والی قربانیاں بھی کرنی ہوں گی۔ پس ہماری جماعت کے دلوں سے موت کاڈر بالکل اُٹھ جانا چاہئے ایک مومن کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ پہلے وہ خود کسی پر ہاتھ نہ اُٹھائے اور حتی الوسع جنگ اور فسادات سے بچنے کی کوشش کرے وہاں اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اگر حالات اِس قسم کے پیدا ہو جائیں کہ اس کے لئے لڑائی کے سِوا اور کوئی چارہ نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیّت وہ وقت لے آئے تو مومن کو یوں معلوم ہونا چاہئے جیسے عید کا چاند نکل آیا۔ ان آیات میں مومن کا مقام بیان کیا گیا ہے کہ مومن یہ سمجھتا ہے کہ ساری بلا،ساری تکلیفیں اور ساری مصیبتیں مجھ پر وارد ہو جائیں لیکن میرا محبوب کسی طرح ان سے بچ رہے۔ اب چونکہ ہمارا محبوب محمد رسول اللہ ﷺ ہم میں نہیں ہے اس لئے ہمارے محبوب کا قائم مقام اسلام ہمارے پاس موجود ہے۔ مؤمن چاہتا ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے اپنی جان، اپنے مال اور اپنے بیوی بچوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جس طرح بھی ہو سکے اسلام کو کسی قسم کی گزند نہ پہنچنے دے۔

(ایک آیت کی پُر معارف تفسیر۔ انوارالعلوم جلد18 صفحہ 611)

****

نیکیوں کا بیج بونا چاہئے اس ماہ میں

اپنے باطن میں ذرا سا جھانکئے اس ماہ میں
ہو رہے ہیں نفس کے یوں تزکیے اس ماہ میں

پیارے آقا کی نصیحت یاد رکھنا یہ سدا
نیکیوں کا بیج بونا چاہئے اس ماہ میں

جھوٹ غیبت اور چغلی باطنی بیماریاں
کرنے ہیں قلبِ نہاں کے تجزیئے اس ماہ میں

گڑگڑا کر چھوٹے بچوں کی طرح مانگیں دعا
رات کو مولا کی خاطر جاگیے اس ماہ میں

نیکیاں بندے کی دوجی ہیں اسی کے واسطے
روزے کی ربّ خود جزا ہے جانئے اس ماہ میں

طاق راتیں ایک تحفہ قُربِ مولیٰ کے لئے
خالق و مالک کو منؔ پہچانئے اس ماہ میں

منصورہ فضل منؔ۔ قادیان

مرتبہ: محمد رئیس طاہر

فہرست بدری صحابہؓ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی روشنی میں

- حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب۔آپؓ رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 4 مئی 2018ء)

- حضرت عبداللہ بن جحشؓ۔ آپ آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔غزوہ احد میں شہید ہوئے۔
- حضرت کعب بن زید بن قیس بن مالکؓ۔ آپ غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔
- حضرت صالح شُقرانؓ۔ آپ حضرت عبداللہ بن عوف کے حبشی نژاد غلام تھے۔دورِ خلافت ثانیہ میں وفات پائی۔
- حضرت مالک بن دُخشُمؓ۔ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو غَنم بن عوف سے تھے۔

(خطبہ جمعہ 11 مئی 2018ء)

- حضرت عُکاشہ بن مِحصَنؓ۔ 12 ہجری میں شہید ہوئے۔
- حضرت خَارجہ بن زیدؓ۔ قبیلہ خزرج کے خاندان اَغَرّ سے تھے۔غزوہ احد میں شہید ہوئے۔
- حضرت زیاد بن لبیدؓ۔ 41 ہجری میں وفات پائی۔
- حضرت مُعَطِّب بن عُبَیدؓ۔ آپ نے یوم الرجیع میں شہادت پائی۔
- حضرت خالد بن بُکیرؓ۔ دارارقم میں اسلام قبول کیا اور یوم الرجیع میں شہادت پائی۔

(خطبہ جمعہ یکم جون 2018ء)

- حضرت عمار بن یاسرؓ۔ قحطانی نسل کے تھے۔ یمن ان کا اصل وطن تھا۔دارارقم میں اسلام قبول کیا۔جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 22 جون 2018ء)

- حضرت عباد بن بشرؓ انصاری۔ جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔
- حضرت حرام بن ملحانؓ۔یوم رجیع میں شہادت پائی۔
- حضرت عبداللہ بن عمروؓ انصاری۔ غزوہ احد میں شہادت پائی۔
- حضرت عمرو بن جموحؓ۔غزوہ احد میں شہادت پائی۔
- حضرت ابوطلحہؓ انصاری۔
- حضرت ابی بن کعبؓ۔

(خطبہ جمعہ 9 مارچ 2018ء)

- حضرت سُبَیع بن قَیس بن عَیشَہؓ۔انصاری اور خزرجی تھے۔
- حضرت اُنَیس بن قتادہؓ۔ جنگ اُحد میں یہ شہید ہوئے۔
- حضرت مُلَیل بن وَبَرَہؓ۔آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو عجلان سے تھا۔
- حضرت نوفل بن عبداللہ بن نَضلَہؓ۔ غزوہ اُحد میں آپ شہید ہوئے۔
- حضرت وَدِیعَہ بن عَمروؓ۔ آپ کا تعلق بنو جہینہ سے تھا۔
- حضرت یَزید بن مُنذِرؓ بن سَرح بن خُنَاس۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو خزرج سے تھا۔
- حضرت خارِجہ بن حُمَیّر اَشجَعِیؓ۔
- حضرت سُرَاقَہ بن عَمروؓ۔انصاری تھے۔ جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت عَبّاد بن قَیسؓ۔جنگ موتہ میں آپ کی شہادت ہوئی۔
- حضرت ابو الضَّیَّاح بن ثابِت بن نُعمانؓ۔غزوہ خیبر میں شہید ہوئے
- حضرت اَنَسَہؓ۔
- حضرت اَبُو کَبشَہ سُلَیمؓ۔ان کی وفات دورِ خلافت حضرت عمرؓ میں ہوئی۔
- حضرت مرثَدُ بن ابی مرثَدؓ۔ مقام رجیع میں شہادت ہوئی۔
- حضرت ابومرثَد کَنّاز بن اَلحُصَین غنویؓ۔ ان کی وفات 12 ہجری میں ہوئی۔
- حضرت سلیط بن قَیس بن عمروؓ۔ جنگِ جِسر 14 ہجری میں شہید ہوئے۔
- حضرت مجذَّر بن زِیادؓ۔ غزوہ اُحد میں ان کی شہادت ہوئی۔
- حضرت حُبَاب بن مُنذِر بن جَمُوحؓ ۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔
- حضرت رِفَاعَہ بن رافعؓ بن مالک بن عَجلان انصاری۔ ان کی وفات حضرت امیر معاویہ کی امارت کے ابتدائی ایام میں ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 6 جولائی 2018ء)

- حضرت ابواُسَید مالکؓ بن ربیعہ ساعدی۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے تھا۔ 60 ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔
- حضرت عبداللہ بن عبدالاسدؓ۔ آپ نبی کریم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اور آپؐ اور حضرت حمزہؓ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔جنگ احد میں لگنے والے زخم سے وفات ہوئی۔ان کی بیوہ حضرت اُمّ سلمہ سے آنحضرت ﷺ نے نکاح کیا۔

(خطبہ جمعہ 13 جولائی 2018ء)

- حضرت خَلاد بن رَافِع زُرَقیؓ انصاری۔
- حضرت حَارِثَہ بن سُراقہؓ انصاری۔ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔
- حضرت سَوَادُ بِن غَزِیّہؓ انصاری۔ان کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا۔

(خطبہ جمعہ 20 جولائی 2018ء)

- حضرت منذر بن محمدؓ۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنوجَحجَبا سے تھا۔ بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ۔ ان کا تعلق قبیلہ لخم سے تھا۔ان کی وفات 30 ہجری میں مدینہ میں ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 27 جولائی 2018ء)

- حضرت عامر بن ربیعہؓ۔ آپ قبیلہ عَنز سے تھے۔ وفات 32 ہجری میں ہوئی۔
- حضرت حَرَام بن مِلحَانؓ۔انصار کے قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھے۔بئر معونہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت سعدؓ بن خولہ۔آپ آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی وفات حجۃ الوداع کے موقع پر ہوئی۔
- حضرت اَبُو الہَیثَمُ بن التَّیّھَانؓ انصاری۔ بعض کے نزدیک آپ کی وفات 20 یا 21 ہجری میں ہوئی تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے جنگ صِفّین 37 ہجری میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہادت پائی۔

(خطبہ جمعہ 17۔اگست 2018ء)

- حضرت عاصمؓ بن ثابتؓ۔ان کا تعلق قبیلہ اَوس سے تھا۔ یوم رجیع میں شہادت پائی۔
- حضرت سہل بن حُنَیفؓ انصاری۔آپ کی وفات کوفہ میں 38 ہجری میں ہوئی۔
- حضرت جبار بن صخرؓ بن اُمَیَّہ انصاری۔ ان کی وفات 30 ہجری میں مدینہ میں ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 24۔اگست 2018ء)

- حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ۔ ان کی شہادت غزوہ بدر میں ہوئی۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو زھرہ سے تھا۔
- حضرت قطبہ بن عامر انصاریؓ۔ بنی سلمہ سے تھے۔ حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔
- حضرت شجاع بن وہب بن ربیعہؓ۔ آپ کا خاندان بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔ جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔
- حضرت شماس بن عثمانؓ۔ غزوہ احد میں شہادت ہوئی ۔ ان کا تعلق بنو مخزوم سے تھا۔
- حضرت ابو عبس بن جبر بن عمروؓ۔انصار کے قبیلہ بنوحارثہ سے تھے۔ 34 ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔
- حضرت ابوعقیل بن عبداللہؓ انصاری۔ ان کی شہادت جنگ یمامہ میں ہوئی۔ آپ کا تعلق قبیلہ بلیّ کی ایک شاخ بنو عنیب سے تھا۔

(خطبہ جمعہ 31۔اگست 2018ء)

- حضرت عُمارہ بن حَزمؓ۔ فتح مکہ کے دن بنومالک بن نجار کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ جنگ یمامہ میں ان کی شہادت ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 28 ستمبر 2018ء)

- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔بنو ہُذَیل قبیلہ سے تھے ان کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔

(خطبات جمعہ 28 ستمبر و 5۔اکتوبر 2018ء)

- حضرت قدامہ بن مظعونؓ۔ ابتدائی مسلمان تھے۔ آپ نے 36 ہجری میں وفات پائی۔

(خطبہ جمعہ 5۔اکتوبر 2018ء)

- حضرت عَبدُ رَبِّہٖؓ بن حق بن اوس۔ ان کا نام عبداللہ بھی لکھا ہے۔
- حضرت سَلَمَہ بن ثابتؓ بن وقش۔غزوہ احد میں شہید ہوئے۔
- حضرت سنان بن صیفیؓ۔ان کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تھا۔ غزوہ خندق میں شہادت نصیب ہوئی۔
- حضرت عبداللہ بن عبد منافؓ۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو نعمان سے تھا۔
- حضرت مُحرِزؓ بن عامر بن مالک۔قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھے۔ جس دن حضور ﷺ نے غزوہ احد کے لئے نکلنا تھا اس دن صبح کے وقت ان کی وفات ہو گئی تھی۔
- حضرت عائذ بن ماعصؓ انصاری۔ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو زُرَیق سے تھا۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت عبداللہ بن سلمہؓ بن مالک انصاری۔ آپ انصار کے قبیلہ بَلِیّ سے تعلق رکھتے تھے۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔
- حضرت مسعود بن خلدہؓ۔انصار کے قبیلہ بنوزُرَیق سے تھے۔ آپ بئر معونہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت مسعود بن سعد انصاریؓ۔ انصار کے قبیلہ بنو زُرَیق سے تھے۔ بعض کے نزدیک واقعہ بئر معونہ اور بعض کے نزدیک غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔
- حضرت زید بن اسلمؓ۔ انصار کے قبیلہ بنوعجلان سے تھے۔ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں بُزاخَہ کے دن شہید ہوئے۔
- حضرت ابوالمُنذِر یزید بن عامرؓ۔انصار کے قبیلہ بنو سواد سے تھے۔
- حضرت عمرو بن ثعلبہؓ انصاری۔ انصار کے قبیلہ بنو عدی سے تھے۔
- حضرت ابو خالد حارثؓ بن قیس بن خالد بن مُخَلَّد۔انصار کے قبیلہ بنوزریق سے تھے۔ جنگ یمامہ میں زخمی ہوئے اور اسی زخم سے وفات ہو گئی۔ جنگ یمامہ کے شہداء میں شامل کیا جاتا ہے۔
- حضرت عبداللہ بن ثَعلَبَہ البَلَوِیؓ انصاری۔
- حضرت نَحّاب بن ثعلبہؓ انصاری۔ انصار کے قبیلہ بَلِیّ سے تھے۔
- حضرت مالک بن مسعودؓ انصاری۔ انصار کے قبیلہ بنو ساعدہ سے تھے۔
- حضرت عبداللہ بن قَیس بن صخرؓ انصاری۔ انصار کے قبیلہ بنو سلمہ سے تھے۔
- حضرت عبداللہ بن عبسؓ انصاری۔ قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعدی سے تھے۔
- حضرت مُعتِب بن قُشَیرؓ انصاری۔انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ

بنو ضُبَیعۃ سے تھے۔

- حضرت سواد بن رُزنؓ انصاری۔
- حضرت مُعَتِّب بن عوفؓ۔ قبیلہ بنو خُزاعہ سے تھے۔ 57ہجری میں وفات پائی۔
- حضرت بُجَیر بن ابی بُجَیرؓ۔
- حضرت عامر بن بُکَیرؓ۔ قبیلہ بنو سعد سے تھے۔ آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت عمرو بن سراقہ بن المُعتَمِرؓ۔ قبیلہ بنو عدی سے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ان کی وفات ہوئی تھی۔
- حضرت ثابت بن ھزّالؓ۔ خزرج کی شاخ بنو عمروبن عوف سے تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت سُبَیع بن قَیسؓ۔ آپ انصاری خزرجی تھے۔
- حضرت خبّابؓ مولی عُتبہ بن غزوان۔ آپ آزاد کردہ غلام تھے۔ 19ہجری میں آپ کی وفات مدینہ میں ہوئی۔
- حضرت سفیان بن نَسرؓ انصاری۔
- حضرت ابو مخشی الطائیؓ۔ ابومَخشی بنو اسد کے حلیف تھے۔
- حضرت وہب بن ابی سرحؓ۔
- حضرت تمیمؓ مولی بنو غنم انصاری۔ آپ آزاد کردہ غلام تھے۔
- حضرت ابوالحمراءؓ مولی حضرت حارث بن عفراء۔
- حضرت ابو سَبرۃ بن ابی رُھمؓ۔ آپ آنحضرتؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔
- حضرت ثابتؓ بن عمرو بن زید۔ غزوہ احد میں شہادت پائی۔
- حضرت ابوالاَعوَر بن الحارثؓ۔ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عدی بن نجّار سے تھا۔
- حضرت عبس بن عامر بن عدیؓ۔ قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سلمہ سے تھا۔
- حضرت ایاس بن بُکیرؓ۔ آپ قبیلہ بنو سعد بن لَیث سے تھے۔ 34ہجری میں وفات پائی جبکہ ایک روایت کے مطابق جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔
- حضرت مالک بن نُمَیلہؓ۔ قبیلہ مزَینہ سے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت ہوئی۔
- حضرت اُنَیس بن قتادہ بن ربیعہؓ۔قبیلہ اوس سے تھے۔ جنگ احد میں شہید ہوئے۔
- حضرت حارث بن عرفجہ۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو غنم سے تھا۔
- حضرت رافع بن عُنجُدہؓ انصاری۔ قبیلہ بنوامیہ بن زید بن مالک سے تھے۔
- حضرت خُلَیدۃ بن قَیسؓ۔
- حضرت ثقف بن عمروؓ۔ غزوہ خیبر میں آپ کی شہادت ہوئی۔
- حضرت سَبرۃ بن فاتکؓ۔

(خطبہ جمعہ 12 ۔اکتوبر 2018ء)

- حضرت سنان بن ابی سنانؓ۔ بنو اسد قبیلہ سے تھے۔
- حضرت مِھجعؓ بن صالح۔ حضرت عمرؓ کے غلام تھے۔ غزوہ بدر میں یہ سب سے پہلے شہید تھے۔
- حضرت عامر بن مخلدؓ۔ خزرج کے قبیلے بنومالک بن نجار سے تھے۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔
- حضرت حاطبؓ بن عمرو بن عبد شمس۔ قبیلہ بنوعامر بن لوَیّ سے تھے۔
- حضرت ابو خُزیمہ بن اوسؓ۔ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔
- حضرت تمیم مولی خراشؓ۔ حضرت خراش کے آزاد کردہ غلام تھے۔
- حضرت منذر بن قدامہؓ۔ قبیلہ بنو غنم سے تھا۔
- حضرت حارث بن حاطبؓ۔ انصار قبیلہ اوس سے تھا۔ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔
- حضرت ثعلبہ بن زیدؓ۔ قبیلہ بنو خزرج سے تھے۔
- حضرت عقبہ بن وہبؓ۔ قبیلہ بنو عبد شمس بن عبد مناف کے حلیف تھے۔
- حضرت حبیب بن اسودؓ۔ آزاد کردہ غلام تھے۔
- حضرت عُصَیمہؓ انصاری۔قبیلہ بنو اشجع سے تھے۔حضرت معاویہ کے دور میں وفات پائی۔
- حضرت رافع بن حارثؓ۔ قبیلہ بنو نجار سے تھے۔حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔
- حضرت رُخَیلہ بن ثعلبہؓ انصاری۔ قبیلہ خزرج کی ایک شاخ بنو بیاضہ سے تھے۔
- حضرت جابر بن عبداللہ بن رئابؓ۔
- حضرت ثابت بن اقرم بن ثعلبہؓ۔ 12ہجری میں بُزاخہ کے مقام پر شہید ہوئے۔
- حضرت سلمہ بن سلامہؓ انصاری۔ قبیلہ اوس کے خاندان بنو اشھل سے ان کا تعلق تھا۔ 34ہجری میں مدینہ میں وفات ہوئی۔
- حضرت جبر بن عتیقؓ ۔ 61ہجری میں وفات پائی۔
- حضرت ثابت بن ثعلبہؓ ۔ غزوہ طائف میں شہید ہوئے۔
- حضرت سہیل بن وہبؓ۔ مدینہ میں غزوہ تبوک سے واپسی پر 9ہجری میں وفات ہوئی۔ نماز جنازہ آنحضرت ﷺ نے مسجد نبوی میں پڑھائی۔
- حضرت طفیل بن حارثؓ۔آپ کی وفات 32ہجری میں ہوئی۔
- حضرت ابو سلیط اُسَیرہ بن عمروؓ۔آپ خزرج کی شاخ عدی بن نجار سے تھے۔
- حضرت ثعلبہ بن حاطبؓ انصاری۔قبیلہ اوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تعلق تھا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ہی ان کی وفات ہو ئی۔
- حضرت سعد بن عثمانؓ بن خلدۃ انصاری۔ وفات کے وقت حضرت سعد بن عثمان کی 80سال کی عمر تھی۔
- حضرت عامر بن امیہؓ۔ قبیلہ بنو عدی بن نجار میں سے تھے۔
- حضرت عمرو بن ابی سرحؓ۔ قبیلہ بنو حارث بن فہر میں سے تھے۔ 30ہجری کو مدینہ منورہ میں حضرت عثمانؓ کے دور میں ان کی وفات ہوئی۔
- حضرت عصمہ بن حصینؓ۔ قبیلہ بنو عوف بن خزرج سے تھے۔
- حضرت خلیفہ بن عدیؓ۔
- حضرت معاذ بن ماعصؓ۔واقعہ بئر معونہ میں شہادت پائی۔
- حضرت سعد بن زید الاشھلیؓ۔ انصار کے قبیلہ بنو عبدالاشھل سے تھے۔

(خطبہ جمعہ 23نومبر 2018ء)

- حضرت ثابت بن خالدؓ انصاری۔ قبیلہ بنو مالک بن نجار میں سے تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت عبداللہ بن عرفطہؓ۔
- حضرت عتبہ بن عبداللہؓ۔
- حضرت قیس بن ابی صعصعہؓ انصاری۔
- حضرت عبیدہ بن حارثؓ۔ قبیلہ بنو مطلب سے تھے۔آپ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 30نومبر 2018ء)

- حضرت عبیدؓ بن زید انصاری۔ قبیلہ بنو عجلان سے تھے۔
- حضرت زَاھرِ بن حَرَام الاشجَعیؓ ۔ان کا تعلق اَشجَع قبیلہ سے تھا۔
- حضرت زید بن خطابؓ۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے بھائی تھے۔
- حضرت عُبادہؓ بن خشخاشؓ۔قبیلہ بَلِی سے تھے۔ غزوہ احد کے دن شہید ہوئے۔
- حضرت عبداللہ بن جدّ۔ قبیلہ بنو سلَمہ سے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔
- حضرت حارث بن اوس بن معاذؓ۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے لیکن بعض دوسری روایات میں آپ احد کے بعد بھی زندہ رہے۔

(خطبہ جمعہ 7دسمبر 2018ء)

- حضرت مِسطَح بن اُثَاثہؓ۔ ان کی وفات 34یا37 ہجری میں ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 14دسمبر 2018ء)

- حضرت عبداللہ بن اَلربِیعؓ انصاری۔ خزرج قبیلے کی شاخ بنو ابجر سے تھے۔ جنگ موتہ میں آپ نے شہادت کا رتبہ پایا۔
- حضرت عِطیّہ بن نُوَیرۃؓ۔
- حضرت سَہل بن قَیسؓ۔غزوہ احد میں جام شہادت نوش کیا۔
- حضرت عَبدُاللہ بِن حُمَیّر اَلاَشجَعِیؓ۔ بنو دُھمان سے تھے۔غزوہ احد میں شہید ہوئے۔
- حضرت عُبَید بِن اَوسؓ انصاری۔
- حضرت عبداللہ بن جُبیرؓ۔ غزوہ احد میں درہ کے نگرانی کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 28دسمبر 2018ء)

- حضرت خَلاد بِن عَمرو بِن جَموحؓ انصاری۔ اپنے والد اور بھائی کے ساتھ غزوہ احد میں شہادت پائی۔
- حضرت عُقبَہ بن عامرؓ ۔جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 11جنوری 2019ء)

- حضرت عامر بن فُہَیرۃؓ۔ قبیلہ اَزد سے تعلق رکھتے تھے۔سیاہ فام غلام تھے۔ واقعہ بئرِ معونہ میں شہید ہوئے تھے۔

(خطبہ جمعہ 18 جنوری 2019ء)

- حضرت طُفَیلؓ بن حارث۔ ان کا تعلق قریش سے تھا۔ وفات 32ہجری میں ہوئی۔
- حضرت سُلَیم بن عَمرو انصاری۔ خَزرج کے خاندان بنو سَلَمَہ سے تھے۔ غزوہ احد میں شہادت پائی۔
- حضرت سُلَیمِ بن حارثؓ انصاری۔ قبیلہ خَزرج کے خاندان بنودِینار سے تھے۔ غزوہ اُحد میں شہادت کا رتبہ پایا۔
- حضرت سُلَیمِ بن مِلحانؓ انصاری۔ انِ کی والدہ مُلَیکَہ بنتِ مَالک تھیں۔ اپنے بھائی حضرت حَرَام بن مِلحَان کے ساتھ بئرَ معونہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت سُلَیمُ بن قَیسؓ انصاری۔ وفات حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔
- حضرت ثابت بن ثَعلَبہؓ۔غزوہ طائف کے روز ہی جام شہادت نوش کیا۔
- حضرت سماک بن سعدؓ ۔ قبیلہ خزرج سے تھے۔
- حضرت جابر بن عبداللہ بنِ رِئَابؓ انصاری۔
- حضرت مُنذِر بن عَمرِو بن خُنَیسؓ۔ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو سَاعدہ سے تھے۔ بئرِ معونہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت مَعبَد بن عَبّادؓ ۔ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سالم بن غَنَم بن عوف سے تھے۔
- حضرت عَدِی بن اَبِی زَغبَاءؓ انصاری۔ آپ نے حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ جُھَینَہ سے تھا۔
- حضرت رَبِیع بن اِیَاسؓ۔ انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو لوذان سے تھے۔
- حضرت عُمَیر بن عَامِرؓ انصاری۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تھے۔
- حضرت سعدؓ مولیٰ حضرت حاطب بن ابی بَلتَعہؓ۔بنوکلب کے قبیلے سے تھے۔ غزوہ احد میں آپ کی شہادت ہوئی۔
- حضرت اَبُو سنَان بن مِحصَنؓ محاصرہ بنو قریظہ کے وقت 5 ہجری میں وفات پائی۔
- حضرت قَیس بن السَّکَن انصاریؓ۔ انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عَدِی بن نجار سے تھے۔ آپ کی شہادت یوم جسر کے موقع پر ہوئی۔
- حضرت اَبُوالیَسَر کَعب بن عَمروؓ ۔ قبیلہ بنو سلَمہ سے تھے۔آپ

کی وفات 55ہجری میں ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 25 جنوری 2019ء)

- حضرت ابوحُذَیفَہ بن عُتْبہؓ۔بہت ابتدائی مسلمان تھے۔ بنی امیہ میں سے تھے۔جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(خطبہ جمعہ یکم فروری 2019ء)

- حضرت اَبُو مُلَیْل بِن اَلْاَزْعَرؓ۔ انصار کے قبیلہ اوس سے تھے۔
- حضرت اَنَس بن مُعَاذؓ انصاری۔ انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تھے۔
- حضرت اَبُو شَیْخ اُبَیّ بن ثابتؓ ۔ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عدی سے تھے۔ ان کی وفات واقعہ بئرِ معونہ کے روز ہوئی۔
- حضرت اَبُو بُرْدَہ بِن نِیَارؓ ۔قبیلہ بَنُو قُضَاعَہ کے خاندان بَلِی سے تھے۔آپ کی وفات 41 ہجری میں ہوئی۔
- حضرت اَسْعَد بن یزیدؓ ہیں۔ انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو زُرَیْق سے تھے۔
- حضرت تَمِیم بن یَعَارؓ انصاری۔انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو جدارة بن عوف بن الحارث سے تھے۔
- حضرت اَوس بن ثابت بن مُنْذِرؓ انصاری۔ ان کی شہادت غزوہ احد میں ہوئی تھی۔
- حضرت ثَابِت بن خَنْسَاء ۔قبیلہ بنو غَنْم بن عدِی بن نَجَّار سے تھے۔
- حضرت اَوْس بن اَلصَّامِتؓ۔ ان کی وفات رَمْلَہ میں 34 ہجری میں ہوئی۔
- حضرت ارقم بن ابی ارقمؓ۔ قبیلہ بنو مَخْزُوم سے تھے۔ وفات 53 ہجری میں ہوئی۔
- حضرت بَسْبَس بن عَمْروؓ ۔ انصار کے قبیلہ بنوسَاعدَة بن کعب بن خزرج سے تھے۔
- حضرت ثَعْلَبَہ بن عَمروؓ انصاری۔ قبیلہ بنو نجار سے تھے۔ جنگ جِسر میں شہادت ہوئی۔
- حضرت ثَعْلَبَہ بن غَنَمَہؓ۔انصار کے قبیلے بنوسَلَمہ سے تھے۔ آپ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔
- حضرت جابر بن خالدؓ۔انصار کے قبیلہ بنو دِیْنَار سے تھا۔
- حضرت حارث بن نُعمانؓ بن اُمَیّہ انصاری۔ انصار کے قبیلہ اوس سے تھے۔
- حضرت حارث بن انسؓ انصاری۔ قبیلہ اوس کی شاخ بنو عبدالاشہل سے تھے۔ غزوہ احد میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔
- حضرت حُرَیْث بن زیدؓ انصاری۔قبیلہ خزرج کی شاخ بنو زید بن حارث سے تھے۔
- حضرت حَارِث بن اَصِمَّہ۔انصار کے قبیلہ بنونجار سے تھے اور بئرِ معونہ کے روز شہید ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 8 فروری 2019ء)

- حضرت خَالد بن قَیسؓ۔قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُو بَیَاضَہ سے تھے۔
- حضرت حَارِثْ بن خَزَمہ۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تھے۔ ان کی وفات 40 ہجری میں مدینہ میں ہوئی۔
- حضرت خُنَیْس بِن حُذَافَہؓ۔قبیلہ بنی سَہْم بِن عَمروِ سے تھے۔ ان کی بیوہ حضرت حفصہ بنت عمرؓ سے آنحضرت ﷺ نے نکاح کیا۔ غزوہ بدر سے واپسی پر مدینہ میں وفات ہوئی۔
- حضرت حَارِثَہ بن نُعمانؓ۔ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نَجَّار سے تھے۔ آپ کی وفات حضرت امیر معاویہ کے دور میں ہوئی تھی۔
- حضرت بشِیر بن سعدؓ۔ قبیلہ خزرج سے تھے۔ 12ہجری میں معرکہ عَیْنُ التَّمر میں آپؓ کو شہادت نصیب ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 15 فروری 2019ء)

- حضرت خَوْلِیُ بِنْ اَبِیْ خَوْلِیُ۔آپ نے حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔
- حضرت رَافع بِن اَلْمُعَلّٰی۔قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُوحَبِیْب سے تھے۔غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔
- حضرت ذُوالشِّمَالَیْن عُمَیر بن عَبْدِ عَمروؓ۔غزوہ بدر میں شہید ہوئے ۔
- حضرت رَافع بن یَزِیدؓ۔ قبیلہ اوس کی شاخ بَنُو زَعُوْرَاء بن عبدِالاَشْہَل سے تھے ۔ آپؓ غزوہ اُحُد میں شہید ہوئے۔
- حضرت ذَکْوَان بِن عَبْدِ قَیْسؓ ۔قبیلہ خزرج کی شاخ بنوزریق سے تھے۔غزوہ احد میں شہادت پائی۔
- حضرت خَوَّاتُ بْنُ جُبَیْرؓ انصاری۔قبیلہ بنو ثَعْلَبَہ سے تھے۔ آپؓ نے 40ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔
- حضرت رَبِیْعَہ بن اَکْثَم ۔ قبیلہ اَسَد بن خُزَیمَہ سے تھے۔ غزوہ خیبر میں شہادت پائی۔
- حضرت رِفَاعَہ بِن عَمرِو الْجُہَنِیؓ۔قبیلہ بنو نجار کے حلیف تھے۔
- حضرت زَید بِن وَدِیْعَہ۔قبیلہ خزرج سے تھے۔ غزوہ احد میں ہی شہادت پائی۔
- حضرت رِبْعِی بِن رَافِعؓ انصاری۔
- حضرت زَید بِن مزِیْن ۔خزرج قبیلہ سے تھے۔
- حضرت عِیَاض بِن زُہیرؓ۔فہر قبیلہ سے تھے۔ 30ہجری میں آپؓ نے وفات پائی۔
- حضرت رِفَاعَہ بن عَمرِو اَنْصاریؓ۔ قبیلہ بنو عوف بن خزرج سے تھے۔ غزوہ احد میں جام شہادت نوش کیا۔
- حضرت زِیَاد بِن عَمروؓ۔ قبیلہ بَنُو سَاعِدَہ بن کَعْب سے تھے۔
- حضرت سَالِم بِن عُمَیْر بِن ثابت۔ قبیلہ بنو عمرو بن عوف سے تھا۔
- حضرت سُرَاقَہ بِن کَعْبؓ۔ قبیلہ بنو نَجَّار سے تھے۔جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت سَائِب بِن مَظْعُوْنؓ۔
- حضرت عَاصِم بِن قَیْسؓ۔قبیلہ ثَعْلَبہ بن عمرو سے تھے۔
- حضرت طُفَیْل بن مَالک بن خَنْسَاءؓ۔ قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعُبَید بن عَدِی سے تھے۔
- حضرت طُفَیْل بن نُعْمانؓ قبیلہ خزرج سے تھے۔غزوہ خندق میں شہادت پائی۔
- حضرت ضَحَّاک بِن عَبْدِ عَمروؓ۔بنو دِیْنار بن نَجَّار سے تھے۔ غزوہ احد میں شہادت پائی۔
- حضرت ضَحَّاک بن حَارِثَہؓ۔قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے۔
- حضرت خَلاد بن سُوَیدانصاری۔خزرج کی شاخ بنو حارث سے تھے۔ غزوہ بنو قریظہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت اَوْس بن خَوْلِیؓ انصاری۔ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سالم بن غَنْم بن عَوف سے تھے۔مدینہ میں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

(خطبہ جمعہ یکم مارچ 2019ء)

- حضرت قَیْس بِن مِحْصَنؓ انصاری۔قبیلہ بنوزُرَیْق سے تھے۔
- حضرت جُبَیْر بن اِیَاسؓ۔قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُو زُرَیْق سے تھے۔

(خطبہ جمعہ 8مارچ 2019ء)

- حضرت سَائِبْ بن عثمانؓ ۔قبیلہ بَنُو جُمَحْ سے تھے۔جنگ یمامہ میں تیر لگا بعد میں اسی سے وفات ہوئی۔
- حضرت ضَمْرَہ بن عَمرِو جُہَنِیؓ۔ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔
- حضرت سَعْد بن سُہَیْلؓ انصاری۔
- حضرت سَعْد بن عُبَیْدؓ۔جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت سَہْل بن عَتِیْقؓ۔
- حضرت سُہَیل بن رافعؓ۔ قبیلہ بنو نَجَّار سے تھے۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں آپؓ کی وفات ہوئی۔
- حضرت سعد بن خَیْثَمَہؓ ۔قبیلہ اوس سے تھے۔ جنگ بدر میں شہید ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 15مارچ 2019ء)

- حضرت طُلَیب بن عُمَیرؓ۔ آنحضور ﷺ کے پھوپھی زاد تھے۔جنگ اَجْنَادَیْن جُمادِی الاولیٰ 13ہجری میں جام شہادت نوش کیا۔
- حضرت سَالِمؓ مولیٰ ابی حُذَیفَہ۔ آزاد کردہ غلام تھے ۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت عِتْبَان بن مالکؓ۔خزرج کی شاخ بنوسالم بن عَوف سے تھے۔ آپؓ کی وفات حضرت معاویہؓ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔

(خطبہ جمعہ 29مارچ 2019ء)

- حضرت خراش بن صمہؓ۔خزرج کی شاخ بنوجشم سے تھے۔
- حضرت عبید بن تیہانؓ انصاری۔غزوہ احد میں وفات پائی۔
- حضرت ابوحنہ مالک بن عمروؓ۔
- حضرت عبداللہ بن زیدؓبن ثعلبہ۔خزرج کی شاخ بنوجشم سے تھے۔32ہجری میں وفات پائی۔
- حضرت معاذ بن عمروؓبن جموح۔خزرج کی شاخ بنوسلمہ سے تھے۔حضرت عثمان کے دور خلافت میں مدینہ میں وفات پائی۔

(خطبہ جمعہ 5۔اپریل 2019ء)

- حضرت حصین بن حارثؓ۔بنومطلب عبد مناف سے تھے۔32ہجری میں وفات پائی۔
- حضرت صفوان بن وہبؓ بن ربیعہ۔قبیلہ حارث بن فہر سے تھے۔
- حضرت مبشر بن عبدالمنذرؓ۔اوس کی شاخ عمرو بن عوف سے تھے۔غزوہ بدر میں شہادت پائی۔
- حضرت ورقہ بن ایاسؓ بن عمرو۔خزرج کی شاخ بنولوازن سے تھے۔جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔
- حضرت محرز بن نضلہؓ۔بنوغنم بن دودان سے تھے۔غزوہ ذی قرد میں شہادت پائی۔
- حضرت سویبط بن سعدؓ۔قبیلہ بنوعبدالدار سے تھے۔

(خطبہ جمعہ 12۔اپریل 2019ء)

- حضرت عثمان بن مظعونؓ۔قریش کے خاندان بنو جمح سے تھے۔2ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔

- (خطبہ جمعہ 19۔اپریل 2019ء)

- حضرت وہب بن سعدؓ ابی سرح۔قبیلہ بنوعامر بن لوئی سے تھے۔جنگ موتہ میں شہادت پائی۔

(خطبہ جمعہ 26۔اپریل 2019ء)

- حضرت عبید بن ابوعبیدؓ انصاری محصی۔قبیلہ اوس کے خاندان بنوامیہ سے تھے۔
- حضرت عبداللہ بن نعمانؓ بن بلدمہ۔قبیلہ خزرج کے خاندان بنوخناس سے تھے۔
- حضرت عبداللہ بن عمیرؓ۔قبیلہ بنوجدارہ سے تھے۔
- حضرت عمر بن حارثؓ۔قبیلہ بنوحارث سے تھے۔
- حضرت عبداللہ بن کعبؓ۔قبیلہ بنومازن سے تھے۔33ہجری میں وفات پائی۔
- حضرت عبداللہ بن قیسؓ۔قبیلہ بنونجار سے تھے۔ غزوہ احد میں شہادت اور دور عثمانؓ میں وفات کی روایات ملتی ہیں۔
- حضرت سلمہ بن اسلمؓ۔قبیلہ بنوحارثہ بن حارث سے تھے۔جنگ جسر میں شہادت پائی۔
- حضرت عقبی بن عثمانؓ۔قبیلہ بنوزریق سے تھے۔
- حضرت عبداللہ بن سہلؓ۔قبیلہ بنی زعورۃ سے تھے۔غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔
- حضرت عتبہ بن ربیعہؓ۔بنولوازن سے تھے۔

(خطبہ جمعہ 3مئی 2019ء)

- حضرت عبداللہ بن طارقؓ بَلَوِی انصار کے قبیلہ بنو ظَفَر کے

حلیف تھے۔ واقعہ رجیع کے دن شہادت نصیب ہوئی۔

- حضرت عاقل بن بُکیرؓ قبیلہ بنو سعد بن لیث سے تھے۔ دارِارقم میں اسلام قبول کیا۔ غزوۂ بدر میں 34سال کی عمر میں شہید ہوئے۔
- حضرت زید بن حارثہؓ قبیلہ بنو قُضَاعَۃ سے تعلق رکھتے تھے۔ سریہ مؤتَہ جمادی الاول سن 8 ہجری میں ہوا۔ جس میں حضرت زید نے شہادت پائی۔

(خطبات جمعہ 28،21،14،7جون 2019ء)

- حضرت عامر بن سلمہؓ بلوی کا تعلق قبیلہ قُضَاعہ کی ایک شاخ بلیّ سے تھا۔
- حضرت عبداللہ بن سُراقہؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عدی سے تھا۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں 35ہجری میں وفات پائی۔
- حضرت مالک بن ابو خَوْلِیؓ کا تعلق قبیلہ بنو عِجل سے تھا۔حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں وفات ہوئی تھی۔
- حضرت وَاقد بن عبداللہؓ کا تعلق قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔ حضرت واقدؓ نے نبی کریم ﷺ کے دارِارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے آغاز میں وفات پائی۔
- حضرت نَصر بن حارِثؓ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنوعَبد بن رَزَاخ میں سے تھے۔ جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت مالک بن عمروؓ کا تعلق قبیلہ بنو سُلیم کے خاندان بنو حَجَر سے تھا۔ 12ہجری میں جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔
- حضرت نُعمان بن عَصَرؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ بَلِیّ سے تھا۔ اِن کی شہادت جنگ یمامہ میں ہوئی۔
- حضرت عُوَیم بن سَاعدہؓ کا تعلق قبیلہ اَوس کی شاخ بنو عمرو بن عوف سے تھا۔ بیعت عَقَبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک ہوئے۔ وفات کے متعلق اختلاف ہےکہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں 65 یا 66 سال کی عمر میں ہوئی تھی۔
- حضرت نُعمان بِن سنَانؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو نُعمان سے تھا۔
- حضرت عَنترہ مولیٰ سُلیمؓ حضرت سُلیم بن عمروؓ کے آزاد کردہ غلام اور سُلَمی ذَکوانی تھے۔ غزوۂ احد کے روز شہید ہوئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان کی وفات جنگ صِفّین میں ہوئی۔
- حضرت نُعمان بن عبد عمروؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خَزرج کی شاخ بنو دِینار بِن نَجّار سے تھا۔ ان کو غزوۂ احد میں شہادت کا رتبہ نصیب ہوا۔ (خطبہ جمعہ 19جولائی 2019ء)
- حضرت مُظَہّر بن رَافعؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارثہ بن حارث سے تھا۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں خیبر کے یہود کی سازش کے نتیجہ میں 20ہجری میں شہید ہوئےتھے۔
- حضرت مالک بن قُدَامہؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو غَنم سے تھا۔
- حضرت خُرَیم بن فَاتِکؓ کا تعلق بنو اسد سے تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں فوت ہوئے۔
- حضرت مَعْمَر بن حارِثؓ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو جُمَحّ سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ان کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں 23ہجری میں ہوئی تھی۔
- حضرت ظُہَیر بن رَافعؓ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارِثَہ بن حارِث سے تعلق رکھتے تھے۔
- حضرت عَمرِو بن اِیَاسؓ یمن سے تعلق رکھتے تھے اور انصار کے قبیلہ بنو لَوذَان کے حلیف تھے۔
- حضرت مُدلِجُ بن عَمرِوؓ کا تعلق قبیلہ بَنُو سُلیم کے خاندان بَنُو حُجُر سے تھا۔50ہجری میں وفات ہوئی۔
- حضرت عبداللہ بن سُہَیلؓ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو عَامرِ بن لُؤَیّ سے تھا۔ جنگِ یمامہ میں12ہجری میں شہید ہوئے۔دوسری رائے کے مطابق بحرین کے علاقہ جُوَاثَاء میں شہید ہوئے تھے۔
- حضرت یَزِید بن حارِثؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو اَحمَر بن حَارِثَہ سے تھا۔ غزوۂ بدر میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔
- حضرت عُمَیر بِن حُمامؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُو سَلِمَہ کے خاندان بَنُو حَرَام بن کَعب سے تھا۔ بدر کے دن شہید ہونے والوں میں شامل تھے۔
- حضرت حُمید انصاریؓ ۔
- حضرت عَمرو بن مُعاذ بن نُعمان اَوسیؓ۔ اَشْہَلی قبیلہ اَوس کے سردار حضرت سعد بن معاذؓ کے بھائی ہیں۔ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے۔
- حضرت مسعود بن رَبیعہ بن عمروؓ کا تعلق قبیلہ قَارہ سے تھا اور آپؓ قبیلہ بنوزُہرہ کے حلیف تھے۔ وفات 30ہجری میں ہوئی اور اس وقت آپؓ کی عمر 60سال سے زیادہ تھی۔

(خطبہ جمعہ 26جولائی 2019ء)

- حضرت قتادہ بن نعمان انصاریؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوظفر سے تھا۔ بیعتِ عقبہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ 65سال کی عمر میں 23ہجری میں وفات پائی۔
- حضرت عبداللہ بن مظعونؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو جُمَح سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں جانے سے قبل ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ 30ہجری میں بعمر 60سال وفات پائی تھی۔

(خطبہ جمعہ 16۔اگست 2019ء)

- حضرت عاصم بن عدیؓ کا تعلق قبیلہ بنو عجلان بن حارثہ سے تھا جو قبیلہ بنو زید بن مالک کا حلیف تھا۔ 45ہجری میں مدینے میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر115 سال تھی۔
- حضرت عمرو بن عوفؓ ۔ان کو قریش کے قبیلہ بنو عامر بن لوئی کے حلیف اور قریش کے خاندان بنو عامر بن لوئی سے قرار دیا گیاہے۔ وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں پائی اور ان کی نمازِ جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی۔
- حضرت معن بن عدیؓ انصار کے قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔70انصار کے ساتھ بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے۔ جنگِ یمامہ میں 12 ہجری میں شہادت پائی تھی۔

(خطبہ جمعہ 23۔اگست 2019ء)

- حضرت عُتبہ بن مسعود ھُذَلیؓ قبیلہ بنو ھُذیل سے تھے۔ اصحابِ صُفّہ میں سے تھے۔ 23 ہجری میں مدینے میں وفات ہوئی۔
- حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ انصاری تھے۔ بیعتِ عَقَبہ اولیٰ اور ثانیہ میں یہ شریک تھے۔ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو عوف بن خزرج کے سردار تھے۔ 34ہجری میں رَملہ فلسطین میں فوت ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 30۔اگست و6ستمبر 2019ء)

- حضرت نُعَیمان بن عَمروؓبن رِفاعہ بیعت عقبہ ثانیہ میں 70انصار کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ 60ہجری میں وفات ہوئی تھی۔
- حضرت خُبَیب بن اِسَافؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو جُشَم سے تھا۔ وفات حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی تھی۔ (خطبہ جمعہ 13ستمبر 2019ء)
- حضرت یزید بن رُقَیشؓ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو اسدبن خزیمہ سے تھا اور حضرت یزیدؓ بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔جنگِ یمامہ میں 12 ہجری میں شہید ہوئے تھے۔
- حضرت عبداللہ بن مَخْرَمہؓ کا تعلق قبیلہ بنو عامر بن لؤیّ سے تھا۔ ابتدائی اسلام لانے والے صحابہ میں سے تھے۔ دو ہجرتیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے تو اس وقت ان کی عمر 41سال تھی۔
- حضرت عَمرِو بن مَعْبَدؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنو ضُبَیْعہ سے تھا۔ غزوۂ حنین کے روز سو بہادری کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے صحابہ میں سے تھے۔
- حضرت نعمان بن مالکؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو غَنَمُ سے تھا۔ یہ قبیلہ قوقل کے نام سے مشہور تھا۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔
- حضرت خُبَیب بن عدی انصاریؓ قبیلہ اوس کے خاندان بنو جَحْجَبیٰ بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔4ہجری میں واقعۂ رجیع میں قید ہوئے اور مکہ میں شہید کر دیئے گئے۔

(خطبہ جمعہ 20ستمبر 2019ء)

- حضرت خبیب بن عدیؓ ۔
- حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن اُبَی بن سلول کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عوف سے تھا۔ 12ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئےتھے۔

(خطبہ جمعہ 18۔اکتوبر 2019ء)

- حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی بن سلول۔

(خطبہ جمعہ 15نومبر 2019ء)

- حضرت مقداد بن عمروؓ۔ حضرت مقداد کو اسود بن یعوث کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ اس نے انہیں بچپن میں اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا۔ اس لئے مقداد بن اسودؓ کے نام سے معروف ہو گئے۔ قبیلہ بَھرَاءسے تعلق رکھتے تھے جو یمن کے علاقے میں قُضَاعَہ کا ایک قبیلہ تھا۔ 33ہجری میں وفات ہوئی۔ (خطبہ جمعہ 22نومبر 2019ء)
- حضرت یزید بن ثابتؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو مالک بن نَجّار سے تھا۔ 12ہجری میں جنگِ یمامہ میں ایک تیر لگا اور واپسی پر راستے میں ان کی وفات ہوئی تھی۔
- حضرت مُعَوِّذبن عَمرِو بن جَموحؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو جُشَم سے تھا۔
- حضرت بِشربن بَراء بن مَعْرُورؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو عبید بن عدی سے تھا۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔حضرت بِشرؓ نے غزوہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس زہر آلود گوشت کھایا اوران کی وفات ہو گئی۔ (خطبہ جمعہ 29نومبر 2019ء)
- حضرت ھِلَال بن امیہ واقفیؓ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو واقف سے تعلق رکھتے تھے۔قدیمی اسلام قبول کرنے والے تھے۔ امیر معاویہ کے دَورِ حکومت میں فوت ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 6دسمبر 2019ء)

- حضرت ھِلَال بن امیہؓ ۔
- حضرت عُتْبہ بن غَزْوَانؓ قبیلہ بَنُو نَوفَل بن عَبدِ مَناف کے حلیف تھے۔ یہ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے۔

(خطبہ جمعہ 13دسمبر 2019ء)

- حضرت عُتبہ بن غزوانؓ۔ 17ہجری میں وفات پائی تھی۔
- حضرت سعد بن عُبادہؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے تھا۔سردار تھے۔بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ (خطبہ جمعہ 20دسمبر 2019ء)
- حضرت سعد بن عُبادہؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ ان کی وفات کے سال میں اختلاف ہے۔ بعض روایات کے مطابق 14ہجری، بعض کے مطابق 15ہجری اور بعض کے مطابق 16ہجری میں ہوئی۔

(خطبات جمعہ 27دسمبر 2019ء، 10 اور17جنوری 2020ء)

- حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بیعتِ عقبہ میں شریک تھے اور بنو حارث بن خزرج کے سردار تھے۔ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ غزوۂ موتہ کے سرداروں میں سے ایک سردار آپؓ بھی تھے۔ (خطبہ جمعہ 24جنوری 2020ء)
- حضرت ابوطلحہؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا اور یہ قبیلے کے نقیب تھے۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ میں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔حضرت ابوطلحہؓ 34 ہجری میں مدینے میں فوت ہوئے اور حضرت عثمانؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (خطبہ جمعہ 31جنوری 2020ء)
- حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا اور قبیلہ عبد اشہل کے حلیف تھے۔ قدیم اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ آپؓ حضرت مُصعَب بن عُمیرؓ کے ہاتھ پر حضرت سعد بن معاذؓ سے پہلے اسلام لائے۔ مختلف روایات کے مطابق 43، 46 یا 47ہجری میں مدینے میں آپؓ کی وفات ہوئی اور اس وقت آپؓ کی عمر 77 سال تھی۔ (خطباتِ جمعہ 7و 14فروری 2020ء)
- حضرت مُصعب بن عُمیرؓ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عبدالدار سے تھا۔ ابتدا میں ہی اسلام قبول کرنے والے سابقین میں شامل تھے۔بیعتِ عقبہ اولیٰ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو ان کے ساتھ بھجوایا تا کہ وہ انہیں قرآن پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ اسلام کے پہلے مبلغ تھے۔ غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے آگے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ (خطبہ جمعہ 28فروری و 6مارچ 2020ء)
- حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کا تعلق قبیلہ بنو تَیم بن مرّہ سے تھا۔جنگ جمل کے دن 10جمادی الثانی 36 ہجری میں شہید ہوئے۔ (خطبہ جمعہ 13مارچ و 3۔اپریل 2020ء)

****

”جنگِ بدر کا قصہ مت بھولو۔“

جامعہ احمدیہ ہیزلمئر، ہمپشئر یوکے، کے طلباء کی 15دسمبر 2019ء کو حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست ہوئی اور نشست کا موضوع غزوہ بدر تھا۔آخر میں عزیزان نے بتایا کہ یہ ایک عظیم الشان فتح تھی جس کا ذکر قرآن کریم میں وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ کے الفاظ میں ملتا ہے۔ یہی آیت اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھی الہام ہوئی اور آپؑ نے اس زمانے کو بدر کا زمانہ قرار دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو کشفاً فرمایا کہ ”جنگِ بدر کا قصہ مت بھولو۔“ اسی الہام کی ایک رنگ میں تعمیل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بدری صحابہ کے بارے میں خطبات کا سلسلہ ہے۔ حضورِ انور اپنے خطباتِ جمعہ میں بدری اصحابِ نبیؐ کی دلنشیں سیرت کا تذکرہ بیان فرما رہے ہیں تاکہ ہمیں اس جنگ میں شامل ہونے والے مبارک اور مقدس وجودوں کے قصے یاد رہیں اور ہم بھی ان قربانیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ قربانی کے لیے تیار رہیں۔ آمین

انجینئر محمود مجیب اصغر

رمضان المبارک کی برکات اور نشان کسوف و خسوف

تاریخ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ ہجرت مدینہ کے 18 ماہ بعد ماہ شعبان میں تحویل قبلہ کے بعد ماہ رمضان کے روزوں کے رکھنے کا حکم نازل ہوا ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (البقرہ : 184)

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں.........

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرہ: 186)

جو رمضان کا مہینہ پائے اس کو چاہئے کہ وہ اس پورے ماہ کے روزے رکھے۔

رمضان میں غزوہ بدر

اسی سال یعنی ہجرت کے انیسویں مہینے 17 رمضان (جنوری 624 ء) غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کے بھاری اور طاقتور لشکر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کو فتح دی۔اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ (آل عمران: 124)

اللہ تعالیٰ بدر کی جنگ میں تمہاری مدد کر چکا ہے جب کہ تم بہت کمزور اور ناتواں تھے۔

بدر کا مقام مدینہ منورہ سے جنوب مغرب کی طرف 155 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اسے ہر طرف سے بلند پہاڑیوں نے گھیرا ہوا ہے اس میں کئی کنویں اور باغات تھے جہاں قافلے عموماً پڑاؤ ڈالتے تھے مکہ سے شام آنے جانے والے تجارتی قافلوں کا یہی راستہ تھا۔

بدر میں بعثتِ مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

بدر چودھویں رات کے چاند کو بھی کہتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”قرآن کریم ذوالوجوہ ہے سو اس آیت کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان صدیوں کے اختتام پر جن کی گنتی بدر کامل کے دنوں کے مشابہ ہے مسیح موعودؑ کے ظہور سے مومنوں کی مدد کرے گا“

(اعجاز المسیح ،روحانی خزائن جلد18 صفحہ 187۔188 اردو ترجمہ)

رمضان کی برکات

فرمایا:

”خدا تعالیٰ نے دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس میں قرآن نازل کیا ہے پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینہ میں لیلۃ القدر ہے اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہؤا کہ عنایات الہیہ رمضان میں ہی نظام خیر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ابتداءے فیضان کا اسی مہینہ میں ہؤا کہ خدا تعالیٰ اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہاء کے وقت صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا ہے کہ خسوف اور کسوف جمالی اور جلالی تجلّی ہے اور یہ نشاۃ ثانیہ تجلّی اور تبدلات روحانیہ کے لئے ہے اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور دیر کی خرابی کے لئے اور اس میں آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آجائیں گی اور مسیحی نور دجالی حیلوں سے بڑھ جائیں گے اور خدا تعالیٰ اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائے گا پس وہ فوج در فوج دین الٰہی میں داخل ہوں گی۔“

(نور الحق، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 237۔238)

رمضان میں نشان کسوف و خسوف

فرمایا:

”دار قطنی نے امام باقر سے روایت کی ہے کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں کہ جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں کبھی ظہور میں نہیں آئے یعنی یہ کہ قمر کی پہلی رات میں اس کی 3راتوں میں سے جو خسوف کے لئے مقرر ہیں خسوف ہوگا اور سورج کے 3 دنوں میں سے جو اس کے کسوف کے لئے مقرر ہیں بیچ کے دن کسوف ہوگا اور یہ بھی رمضان میں ہوگا۔“

(نجم الہدٰی ،اردو ترجمہ بحوالہ تفسیر مسیح موعود جلد8 صفحہ 268۔269)

قرآن کریم میں اس نشان کا ذکر

وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

(القیامہ: 9۔ 10)

”اور چاند اور سورج جمع کئے گئے جیسا کہ قرآن شریف میں ذکر آیا اور دونوں کا رمضان شریف میں کسوف و خسوف ہو گیا جیسے کہ پیغمبر اخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شق قمر ہؤا۔“

(خطبہ الہامیہ اردو ترجمہ،روحانی خزائن جلد16 صفحہ 94)

چنانچہ 13 رمضان 1311ھ (21 مارچ 1894ء) خسوف کا نشان اور 28 رمضان 1311ھ (6 اپریل 1894ء)کو کسوف کا نشان ظاہر ہوا جس کی خبر دو مشہور اور مقبول اخبار پائنیر اور سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع ہوئی۔

اہل اسلام کے لئے مقام شکر

آپؑ نے فرمایا

”اے اہل اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والو تمہیں معلوم ہو کہ وہ نشان جس کا قرآن کریم میں تم وعدہ دیئے گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے تمہیں بشارت ملی تھی یعنی رمضان شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا وہ نشان ہمارے ملک میں بفضل اللہ ظاہر ہو گیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو اور اس کے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو۔“

(نورالحق الحصہ الثانیہ ،روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 193۔194)

****

بریگیڈئیر (ر) دبیر احمد پیر

غزوہ بدر تعارف ، تجزیہ اور دور رس اثرات

حالات (PREVAILING ENVIRONMENT)

عسکری مہمات پر ان حالات کا بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر ہوتا ہے جو اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ غزوہ بدر ہجرت کے صرف دو سال کے بعد ہوئی۔ اس عرصہ کے دوران مسلمانوں اور کفار کے درمیان غزوات اور سرایا ہوئے لیکن سب میں لڑائی نہیں ہوئی۔ گو کہ کفار مکہ کئی وجوہ سے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے تھے مگر جو دو مرکزی وجوہات ابھر کر سامنے آتی ہیں جن کے سبب بدر میں دونوں کی فوجوں کا آمنا سامنا ہوا ذیل میں درج ہیں۔

تبلیغ

رسول پاکﷺ کے مدینہ پہنچتے ہی مسلمانوں کا ایک مرکز وجود میں آ گیا اور ایک لمبے عرصے سے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے تھے وہ کم ہو گئے اور ایک ایسی جگہ پیدا ہو گئی جہاں پر وہ ظلم کی صورت میں پناہ لے سکتے تھے۔ قریش مکہ تک مسلمانوں کی تبلیغی سرگرمیوں کی خبریں بھی پہنچ رہی تھیں جن کی وجہ سے انہیں خوف پیدا ہو رہا تھا کہ کہیں مسلمان ایک بڑی طاقت بن کر ان کے سامنے نہ کھڑے ہو جائیں۔

تجارتی راستوں کا غیر محفوظ (VULNERABLE) ہونا

مکہ سے شام جانے کے راستے مدینہ کے جنوب مغرب یا مغرب سے گزرتے تھے۔ ان راستوں کو وہ تمام تجارتی قافلے استعمال کرتے تھے جو مکہ سے شام اور شام سے مکہ تجارتی سامان لے کر جاتے تھے۔ تجارت مکہ والوں کی life line تھی۔ مسلمانوں کا مدینہ میں اپنے آپ کو مستحکم کرنے اور اپنی طاقت کو اطراف میں project کرنے سے یہ تجارتی راستے خودبخود غیر محفوظ اور مسلمانوں کے زیر اثر آ جاتے تھے۔ مکہ والوں کیلئے ان حالات میں بہت سے خطرات درپیش تھے جن کا براہ راست اثر ان کی معاشی حالت پر پڑ سکتا تھا۔

پس منظر

رمضان 2 ہجری میں رسول پاکؐ کو قریش کے ایک بڑے قافلے کی اطلاع ملی کہ وہ شام سے مکہ جانے کے لئے تیار ہے اور اس کا امیر ابو سفیان ہے۔ آپؐ نے اس قافلے کو intercept کرنے کا پلان بنایا۔ مکہ سے ابوجہل بھی قافلے کی مسلمانوں سے حفاظت کے لئے ایک بڑا لشکر لے کر نکلا اور دونوں افواج کا آمنا سامنا رمضان 2 ہجری (مارچ 624ء) کو بدر کے مقام پر ہوا۔ جب قریش کا لشکر جحفہ کے مقام پر پہنچا جو کہ بدر کے جنوب میں نزدیک ہی واقعہ ہے انہیں ابو سفیان کا پیغام ملا کہ قریش کا تجارتی قافلہ خیریت سے مکہ پہنچ گیا ہے اور وہ واپس آ جائیں۔ مگر ابوجہل نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا جبکہ مکہ کے زیادہ تر سردار مسلمانوں سے لڑائی کے حق میں نہیں تھے۔ اسی دوران ابوسفیان بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ لشکر سے آ ملا۔

دونوں افواج کا تقابلی جائزہ

	مسلمان	قریش
کمانڈر۔	رسول پاکؐ	ابوجہل
نفری۔	313	1000
گھڑ سوار۔	2	200۔ تعداد میں اختلاف
انتظامی صیغے۔	70	700
سامان۔	بہت قلیل مقدار	وافر مقدار
ہتھیار۔	ادنیٰ	اعلیٰ
کیفیت۔	دفاعی	جارحانہ

اسلامی فوج کی مدینہ سے بدر تک کی حرکت (MOVEMENT)

رسول پاکﷺ کی قیادت میں مسلمانوں نے 12 رمضان 2 ہجری (مارچ 624 AD) کو مدینہ سے کوچ کیا۔ اسلامی لشکر نے مدینہ سے بدر تک کا فاصلہ اس طریقے سے طے کیا جو عصر حاضر کی صحرائی اور میدانی جنگوں کے مطابق اور ہم آہنگ ہے۔ آپؐ نے فوج کی movement کے دوران اس کے آگے ایک advance party بھجوائی تاکہ دشمن کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں اور فوج movement کے دوران دشمن کے ممکنہ اچانک حملے سے محفوظ رہے۔ آپؐ نے اسلامی لشکر کو دستوں اور گروپس میں تقسیم کیا اور ان کے کمانڈر مقرر کئے۔ آپؐ نے مہاجرین اور انصار کو بھی الگ الگ دستوں میں ترتیب دیا۔ آپؐ نے لشکر کے عقب (rear) اور پہلوؤں (flanks) کی حفاظت کے لئے بھی دستے مامور کئے۔

آپؐ نے عام استعمال والے راستے کو چھوڑ کر ایک ایسے راستے کا انتخاب کیا جو کہ بہت کم استعمال ہوتا تھا تاکہ مسلمانوں کی حرکت پوشیدہ رہے۔ مسلمان کامیابی کے ساتھ ذافران (بدر کے نزدیک) پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر آپؐ نے ایک دستہ بدر کی سمت اور ایک دستہ شام سے مکہ کے راستے کی سمت بطور Intelligence collecting patrols روانہ کئے تاکہ دشمن (تعداد، ہتھیار، گھوڑے، ساز و سامان، رسد و رسائل وغیرہ)، زمین (layout)، پانی، رکاوٹیں، چھپنے کی جگہیں وغیرہ) اور تجارتی قافلے کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

اگلے روز اسلامی دستوں نے قریش کے دو غلام پکڑے جو ان کے لئے پانی لے کر جا رہے تھے۔ ان سے آپؐ نے خود تفتیش کی جس پر یہ بات سامنے آئی کہ قریش ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے نکلے ہیں اور انہوں نے بدر سے جنوب مغرب میں پڑاؤ ڈالا ہوا ہے۔ بدر میں پہنچ کر آپؐ نے مشاورت سے اسلامی لشکر کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جو اونچائی (dominating) پر تھی اور ساتھ ہی پانی کے ذرائع پر کنٹرول حاصل کیا۔

میدان جنگ کا جائزہ (APPRECIATION OF THE BATTLE FIELD)

بدر مدینہ سے تقریباً 45 میل کے فاصلے پر مکہ سے شام کے راستے پر واقعہ ہے۔ بدر کا میدان تقریباً 5 میل لمبا اور 4 میل چوڑا ہے۔ میدان کی سطح عمومی طور پر سخت لیکن چند جگہوں پر ریتلی (sandy) ہے۔ شمال اور مشرقی علاقے چھوٹی پہاڑیوں پر مشتمل ہیں۔ جنوب میں بھی ایک پہاڑی ہے جبکہ مغرب کی طرف ساحل کے نزدیک ریت کے ٹیلے ہیں۔ قریش کے لشکر نے بدر کے جنوب مغرب کی جانب کیمپ کیا۔ مسلمانوں نے بدر کے چشموں کے نزدیک سخت زمین پر ڈیرہ ڈالا۔ چشموں تک جانے کے لئے قریش کو کافی فاصلہ ریت کے ٹیلوں اور نرم زمین پر طے کرنا پڑتا تھا جو کہ انفنٹری اور گھوڑوں کے لئے مشکل تھا۔ چشموں کے عقب کا علاقہ اونچا اور دفاعی نکتہ نظر سے نہایت موزوں تھا۔

مسلمانوں کی جنگی منصوبہ بندی اور حکمت عملی

رسول پاکؐ نے اپنی فوج کے لئے اونچی جگہ کا انتخاب کیا۔ آپؐ نے اپنی فوج کے استعمال کے لئے ایک کنواں چھوڑ کر باقی تمام کو ریت سے بھر دیا یا بنیرے بنوا کر پانی کا رخ موڑ دیا۔ چونکہ مسلمانوں کے پاس کیولری (گھوڑ سوار دستے) کی کمی تھی اس لئے آپؐ نے دفاعی حالت (defensive posture) اپنانے کا فیصلہ کیا۔ آپؐ نے اپنی فوج کو اس طرح ترتیب (deploy) دیا کہ اس کی دونوں اطراف (flanks) اور عقب (rear) کو بدر کی پہاڑیاں cover مہیا کر رہی تھیں۔

تیر اندازوں کو flanks پر اور پیچھے کی جانب اور اونچی جگہ پر deploy کیا۔

اچھے warriors کو درمیان میں سامنے والے دستوں میں رکھا تاکہ وہ حملے کے ابتدائی shock کو absorb کر لیں۔

اسلامی لشکر کا ہیڈکوارٹر پیچھے کی جانب اونچی جگہ پر بنایا گیا تاکہ جنگ پر visual observation کے ذریعے کنٹرول کیا جا سکے۔

ایک چھوٹی سی فورس جس کی تعداد کا صحیح علم تو نہیں ہے لیکن اندازاً 25-30 افراد پر مشتمل کو reserve کے طور پر رکھا گیا تاکہ ناگہانی حالت میں یا حملے کی صورت میں استعمال ہو سکے۔

جنگ والے دن آپؐ نے خود اسلامی فوج کو deploy کیا اور تفصیلی coordination instructions دیں اور موقع پر جا کر final adjustments کیں۔

فوج کے آخری معائنے کے دوران آپؐ نے لشکر سے خطاب فرمایا اور انہیں جہاد کیلئے motivate کیا۔

آپؐ نے لشکر کو لڑائی کا طریق سمجھایا کہ اپنی جگہ قائم رہتے ہوئے دشمن کو پہلے اپنے ہتھیاروں کا ان کی range کے مطابق استعمال کر کے روکنا ہے اور تیر برسا کر اس کے حملے کو منتشر (disrupt) کرنا ہے۔ آپؐ نے سخت تاکید فرمائی کہ جب تک آپؐ کی طرف سے حکم نہ آئے مسلمان اپنے حملے کا آغاز نہیں کریں گے۔

Unity of command کے اصول پر عمل کرتے ہوئے پوری اسلامی فوج کی قیادت صرف آپؐ کے ہاتھ میں تھی۔

قریش کی مکہ سے بدر تک کی حرکت اور ان کی جنگی منصوبہ بندی

مسلمانوں کے برخلاف قریش کی مکہ سے بدر تک کی حرکت کے بارے میں بہت کم معلومات موجود ہیں۔ قریش کی ایک ہزار افراد پر مشتمل ساز وسامان سے لیس فوج ابو جہل کی قیادت میں قافلے کی حفاظت اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے نکلی۔ بدر کے مقام سے پہلے جہاں پر قریش کے لشکر نے پڑاؤ کیا تھا جب ان کے غلاموں نے انہیں مسلمانوں کی بدر کے مقام پر موجودگی کی اطلاع دی اور یہ بھی بتایا کہ آپؐ نے قریش کی فوج اور ان کے ارادوں کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لیں ہیں تو وہ بہت upset ہوئے۔ انہیں تجارتی قافلے کی خیریت سے مکہ پہنچنے کی اطلاع مل چکی تھی۔ ابو جہل لڑائی کے حق میں تھا جبکہ زیادہ تر سردار واپس جانے کے حق میں تھے۔

قریش کے سرداروں نے تمام رات اسی بحث مباحثے میں گزاری۔

قریش کی فوج کے پاس پانی کی کمی تھی جبکہ لوکل resources مسلمانوں کے زیراثر تھے۔

جنگ سے ایک رات قبل قریش نے اپنا کیمپ توڑا اور بدر کی سمت چلے۔ گزشتہ روز کی بارش کے سبب ان کے گھوڑوں اور اونٹوں کو زمین کے نرم ہونے کے سبب چلنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔ انہوں نے بدر کی وادی میں پڑاؤ ڈالا اور مسلمانوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

قریش کا انداز جنگ رسول اللہؐ کے پلان کے برعکس قدیم اور فرسودہ تھا۔ ان کی قیادت محکم اور منظم نہیں تھی۔ روایتاً ان کی لڑائی کا انداز ایک جماعت یا گروپ کی طرح نہیں تھا بلکہ وہ اس طرح لڑتے تھے جیسے فرد فرد سے لڑتا ہے۔ انہوں نے اس لڑائی کے لئے خصوصی طور پر کوئی strategy بھی نہیں بنائی تھی۔

انہیں بظاہر اپنی تعداد اور ساز و سامان پر بھروسہ تھا۔

جنگ کی حالت
(CONDUCT OF BATTLE)

غزوہ بدر اسلام اور کفر کے درمیان پہلی تاریخی جنگ تھی۔

یہ 7 رمضان 2 ہجری (مارچ 624ء) کو بدر کے مقام پر لڑی گئی۔

مبارزت طلبی

قریش مکہ کے لئے جنگ کا آغاز ہی ذلت آمیز تھا کیونکہ ان کے کئی بہادر اور بڑے لوگ جنگ سے پہلے ہی مبارزت کے مرحلے میں مارے گئے۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق اسود بن عبدالاسدالمخزومی نے اپنی صف سے آگے نکل کر مسلمانوں کو للکارا جس پر حضرت حمزہؓ بن عبدالطلب رسول پاکؐ کی اجازت سے آگے بڑھے اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد قریش کی طرف سے عتبہ، ولید اور شیبہ نکلے جن کے مقابلے پر حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ نکلے۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے اپنے مقابل عتبہ اور ولید کو فوری ڈھیر کر دیا جبکہ شیبہ نے حضرت عبیدہؓ کو زخمی کر دیا بعد میں اسے حضرت علیؓ نے قتل کر دیا۔

اعلان جنگ

اس کے بعد قریش کے تیراندازوں نے لمبے فاصلے سے مسلمانوں پر تیر برسا کر جنگ کا آغاز کیا۔ رسول پاکؐ نے اپنے تیراندازوں کو اس وقت تک روکے رکھا جب تک قریش کا لشکر نزدیک نہیں پہنچ جاتا۔ اس کے بعد تیروں کی اچانک بوچھاڑ قریش کے لشکر پر بہت کارگر ثابت ہوئی۔ قریش کے لشکر کیلئے اونچائی کی طرف ایڈوانس کرتے ہوئے اپنے زور (momentum) کو قائم رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔

نرم اور دلدلی زمین کے سبب قریش کی کیولری بھی باثر طور پر کام نہ کر سکی۔

مسلمانوں کے تیر انداز بہت پراثر اور کارگر رہے۔

دوپہر تک قریش کے لشکر پر پانی کی کمی کے نمایاں اثرات مرتب ہو چکے تھے۔

قریش کے لشکر کا سالار ابوجہل لڑائی میں مارا گیا۔

مسلمانوں کے جوابی حملے (counter attack) سے قریش کا جھنڈا گر گیا اور اسی دوران ریت کا طوفان آ گیا۔ قریش کے قدم اس طرح اکھڑے کہ وہ دوبارہ گروہ بندی (re-grouping) نہ کر سکے۔

جانی نقصان، جنگی قیدی

اس جنگ میں قریش کے 70 آدمی مارے گئے اور 70 ہی جنگی قیدی بنے جبکہ مسلمانوں کے 14 آدمی شہید ہوئے۔

غزوہ بدر کے بعد جنگی قیدیوں کو رسول پاکؐ نے اپنے صحابہ کے درمیان تقسیم فرمایا اور ہدایت دی کہ:

قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔

امیر قیدیوں کو رسول پاکؐ نے فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔

نادار اور تنگ دست قیدیوں کو آپؐ نے فدیہ کے بغیر ہی رہائی عطا فرما دی۔

پڑھے لکھے قیدیوں کا آپؐ نے صرف یہ فدیہ مقرر فرمایا کہ وہ مدینہ کے دس دس لڑکوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ آپؐ نے اس زمانے کی پرانی رسم کو کہ قیدیوں کو غلام بنا کر رکھا جاتا تھا مکمل طور پر ختم کر دیا۔

غزوہ بدر کا عسکری نقطہ نظر سے تجزیہ

قریش کے Strategic balance کو منتشر (disrupt) کیا۔

آپؐ نے قریش کے تجارتی راستوں کو خطرے میں ڈالا جو کہ ان کی life line تھے اور جن کے سبب ان کی معیشت خطرے میں پڑ گئی تھی۔

آپؐ نے پہلے پہنچ کر میدان بدر میں ایسی پوزیشن سنبھالی جس کے سبب بدر کے پانی کے کنوئیں مسلمانوں کے زیر اثر آ گئے۔

اس طرح دشمن کی فوج کو صحرائی جنگ کی نازک ترین صورت حال (critical situation) کا سامنا کرنے پر مجبور کر دیا۔ کم وقت میں دشمن کو زیادہ نقصان پہنچایا۔ دشمن سے initiative اور اچانک پن (surprise) لے لیا۔ آپؐ نے مختلف عرب قبائل سے معاہدے کر کے درج ذیل strategic نتائج حاصل کئے:

قریش کو external bases سے محروم رکھا جن کو استعمال کر کے وہ مسلمانوں کے خلاف حملے کر سکتے تھے۔

قریش کو ایسی قوتوں سے محروم رکھا جن سے معاہدے کر کے وہ اپنی قوت میں اضافہ کر سکتے تھے۔

آپؐ نے اسلام کی تبلیغ کی آزادی حاصل کی جوکہ دشمن کے حال اور مستقبل کیلئے خطرہ بن گیا۔

جنگی منصوبہ بندی کے دوران زمین اور موسم کا صحیح جائزہ لینا

مسلمان بدر کے میدان میں قریش سے پہلے پہنچے، انہوں نے اپنی پسند کی جگہ پر پڑاؤ ڈالا اور قریش کو مجبور کیا کہ وہ ناموافق اور غیر موزوں جگہ سے لڑائی کریں۔ بدر کے علاقے میں اپریل کے مہینے میں بارشیں متوقع ہوتی ہیں۔ قریش نے نشیب میں پڑاؤ ڈالا۔ اسی دوران بارش ہوئی اور زمین دلدلی (marshy) ہو گئی جس کی وجہ سے حملے کے وقت قریش کے لشکر کو نقل و حرکت میں بہت مشکل پیش آئی۔ باوجود اس کے کہ قریش کی کیولری superior تھی۔ آپؐ کا میدان جنگ کا چناؤ، اس کا استعمال اور موسم کا صحیح جائزہ لینے کی وجہ سے مسلمانوں نے ایک ایسی فوج کو شکست دی جو کہ تعداد، ہتھیاروں اور رسد و رسائل میں ان سے بہت بہتر تھی۔ اس جنگ میں آپؐ نے ایسے نتائج حاصل کئے جو کہ عام حالات میں جانی اور مالی لحاظ سے بہت مہنگے پڑتے۔

فوج پر مکمل کنٹرول رکھنا

جو فوج اپنے سے طاقتور دشمن کا مقابلہ کر رہی ہو اس کے کمانڈر کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی سپاہ پر مکمل کنٹرول رکھے۔ اس طرح تمام وسائل کا موثر استعمال ہوتا ہے اور مقصد کم سے کم جانی، مالی اور وقت کے نقصان سے حاصل ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے اسلامی فوج کو صیغوں میں تقسیم کیا۔ آپؐ نے ہر صیغے کو لائینوں میں ترتیب دیا۔ یہ لائنوں والی جنگی ترتیب (linear combat formation) سپاہ پر کنٹرول حاصل کرنے کے سلسلے میں عربوں کے روایتی hit and run کے طریقے سے زیادہ کارگر ثابت ہوئی۔

اس جنگی ترتیب کے سبب مسلمانوں کے درمیان نظم و ضبط بہتر ہوا، لڑنے والے صیغوں کے درمیان باہمی تعاون (mutual cooperation) پیدا ہوا جس کے نتیجے میں کمانڈروں کو مستحکم اور مستقل کنٹرول حاصل رہا۔

وسائل کا مناسب استعمال
(economy of effort)

یہ جنگ کا ایک ایسا اصول ہے جوکہ اپنے سے طاقتور دشمن سے مقابلے کے لئے ناگزیر ہے۔ اپنی سپاہ پر مستحکم کنٹرول حاصل کرنے کے علاوہ آپؐ نے ایسے جنگی احکام (combat orders) جاری فرمائے جن کی مدد سے کافی حد تک محدود وسائل کو صحیح استعمال میں لایا گیا۔

آپؐ نے اپنی فوج سے ہتھیاروں کو ان کی قابلیت (capabilities) اور خصوصیات (characteristics) کے مطابق استعمال کروایا۔

آپؐ نے تیراندازوں کو حکم دیا کہ دشمن کے نزدیک آنے تک تیر نہیں پھینکے جائیں گے۔ اس کے درج ذیل فوائد سامنے آئے:

اسلامی فوج میں تیروں کی کمی کے باوجود ان کا استعمال باکفایت رہا۔ تیراندازی کو موثر بنایا۔

دشمن پر اچانک پن حاصل کر کے اسے demoralise کیا۔

کم فاصلے سے زیادہ volume میں تیر برسا کر اسے بچنے کا موقع نہ دیا اور اس کا کم وقت میں بھاری نقصان کیا۔

اچانک پن (SURPRISE)

آپؐ نے اپنی اعلیٰ بصیرت اور حکمت عملی کے سبب قریش کی فوج پر موثر طور پر اچانک پن حاصل کیا۔ عسکری معاملات میں دشمن پر اچانک پن حاصل کرنے سے مراد ایسا کام کرنا ہے جس کی دشمن کو توقع نہ ہو اور جس کے خلاف اس نے کوئی پلان (contingency plan) نہ بنایا ہو۔

آپؐ اپنی فوج کو غیرمعروف راستوں سے لے کر قریش سے پہلے میدان بدر پہنچ گئے۔ اس دوران آپؐ نے ایسے اقدام کئے جن کے سبب قریش مسلمانوں کی نقل و حرکت سے مکمل طور پر لاعلم رہے۔

آپؐ نے عرب کے مروجہ طریق کے برخلاف بہت ہی منظم طور پر قریش سے جنگ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپؐ نے اپنی فوج کو دفاعی انداز میں ترتیب دیا۔ انصار اور مہاجرین کو الگ الگ صیغوں میں بانٹا اور دستوں کو لائنوں میں کھڑا کیا جبکہ قریش اپنے روایتی انداز جنگ میں کافی حد تک غیر منظم تھے۔ اسلامی لشکر کے تیراندازوں کی موثر کارکردگی نے قریش کو مکمل طور پر surprise کیا اور ان کو بہت نقصان پہنچایا۔ قریش کے لشکر کو مسلمانوں کے خلاف ایڈوانس کے دوران بارش کے سبب نرم اور دلدلی زمین عبور کرنی پڑی جوکہ نہ صرف گھوڑوں کے لئے بلکہ پیدل فوج کے لئے بھی رکاوٹ بنی۔ چونکہ یہ ان کے لئے ایک نئی صورت حال تھی جس کے لئے انہوں نے کوئی متبادل پلان نہیں بنایا ہوا تھا اس لئے انہیں کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

قیادت

رسول پاکﷺ ہمیشہ فیصلہ کن وقت، مقام اور اقدام کے بارے میں خود فیصلہ فرماتے۔ میدان جنگ میں critical موقعوں پر سب کے درمیان موجود ہوتے جس کا اسلامی لشکر کے مورال پر بہت مثبت اثر ہوتا تھا۔ آپؐ ہر نازک مرحلے پر صحابہ کرام سے مشاورت کرتے اور ان کے مشوروں کو اہمیت دیتے۔ اس کے برعکس قریش میں قبیلوں کے اپنے لیڈر تھے۔ گو کہ ابوجہل قریش کے لشکر کا سردار تھا لیکن اس کا باقی سرداروں کے ساتھ مسلمانوں سے اس موقع پر جنگ کرنے کے معاملے میں اتفاق نہیں تھا اور آخری وقت تک وہ واپس جانا چاہتے تھے۔ لڑائی کے دوران بھی قریش کی لیڈرشپ نے کوئی خاص کام نہیں دکھایا۔

نتائج

جنگ بدر اسلامی تاریخ میں نقطہ انقلاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس جنگ کے نتیجے میں ایک آزاد اور خود مختار اسلامی ریاست نے جنم لیا۔ اس جنگ میں ایک ایسی فوج نے جو اپنی تعداد، نقل و حرکت کی صلاحیت اور رسد و رسائل میں بظاہر کمزور نظر آتی تھی نے اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور دشمن کو شکست دی۔ مسلمانوں کی فتح نے عرب میں قریش کی ساکھ کو بری طرح متاثر کیا اور تبلیغ کے دروازے کھول دئے۔ مسلمان اب ایک طاقت بن کر ابھرے اور بہت سارے قبائل نے ان سے معاہدے کئے۔ اس فتح نے مزید فتوحات کے دروازے بھی کھول دیئے۔

(روزنامہ الفضل 8نومبر 2014ء)

****

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سید الاستغفار پڑھنے کی تحریک

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

سیدناحضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 31 دسمبر1998ء کو عالمی درس قرآن میں فرمایا کہ رمضان کا مہینہ استغفار کا مہینہ ہے۔ بہت لوگ حاجت روائی کے لئے خط لکھتے ہیں۔ان کو یاد رہے کہ حاجت براری سے پہلے استغفار ضروری ہے۔رسول کریمؐ کا وعدہ ہے کہ پھر ان کو رزق دیا جائے گا اور تنگیاں دور کردی جائیں گی۔آنحضرتؐ نے فرمایا اس شخص کو مبارک ہو جس کے نامہ اعمال میں استغفار بہت پایا گیا۔حضور نے فرمایا جو استغفار عام لوگ کرتے ہیں وہ اس سے بہت مختلف جو آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے ۔اس ضمن میں حضور نے بخاری کتاب الدعوات سے آنحضرتؐ کا استغفار پیش فرمایا اور فرمایا یہ بہت اعلیٰ مضمون ہے جن احباب جماعت کو اس کا عربی متن یادرکھنا مشکل ہو اس کا ترجمہ اور مضمون حاضر رکھیں اور اپنے الفاظ میں استغفار کیا کریں۔یہ سید الاستغفار ہے اس کو رمضان کے تحفے کے طور پر یاد رکھیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یقین کے ساتھ دن کو یہ دعا کرے اور شام سے پہلے مرجائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔اسی طرح جو شخص رات کو یہ دعا کرے اور صبح ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ بھی اہل جنت میں شامل ہوگا۔

(الفضل 12 جنوری 1999ء)

ذیل میں سیدالاستغفار کا اصل متن اور ترجمہ درج کیا جارہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّی، لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي ، فاغْفِرْ لِي ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّآ أَنْتَ

(بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار حدیث نمبر 5831)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حسب توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں ، میں اپنی ذات پر تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

نور سے کیا مراد ہے

وقاص آصف

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

قرآن مجید کی رو سے نور کی مختصر تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

نور سے مراد وہ علوم ہیں جو نبوت سے وابستہ ہیں اور اسی کے ذریعے دنیا میں آتے ہیں۔چنانچہ سورۃ الاعراف آیت 158 میں ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئے فرمایا فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اُتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

نور سے مراد مذہب یا دین ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ التوبہ کی آیت 32میں فرماتا ہے يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ یعنی وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ (ہر دوسری بات) ردّ کرتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو مکمل کر دے خواہ کافر کیسا ہی ناپسند کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"یہ لوگ اپنے منہ کی لاف گزاف سے بکتے ہیں کہ اس دین کو کبھی کامیابی نہ ہوگی یہ دین ہمارے ہاتھ سے تباہ ہوجاوے گا لیکن خدا کبھی اس دین کو ضائع نہیں کرے گا اور نہیں چھوڑے گا جب تک اس کو پورا نہ کرے۔"

(جنگ مقدس، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 290۔291)

نور سے مراد وحی سے پھوٹنے والی حکمت ،فلسفہ اور بصیرت بھی ہے جو محض انبیاء کے لئے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ سورۃ المائدہ آیت 16۔17میں فرماتا ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء ﷺ میں کئی نور جمع تھے سو ان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہوگیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باوجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا۔"

مزید فرمایا: "یہی حکمت ہے کہ نور وحی جس کے لئے نورفطرتی کا کامل اور عظیم الشان ہونا شرط ہے صرف انبیاء کو ملا اور انہیں سے مخصوص ہوا۔"(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 195۔196)

نور الٰہی سے مراد خدا کا رسول اور اس کی کتاب ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"ظلمانی زمانہ کے تدارک کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے نور آتا ہے وہ نور اس کا رسول اور اس کی کتاب ہے۔"

(براہین احمدیہ،روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 248)

حضرت مسیح موعودؑ اس زمانہ میں امام مہدی ، مسیح موعودؑ اور امتی نبی و رسول بن کر مبعوث ہوئے ۔ خدا تعالیٰ کے مامورین اور اولیاء اللہ کی مخالفت کرنے والے کے بارے میں حضرت امام المہدیؑ فرماتے ہیں۔

"سو چونکہ اُس کی عادت ہو جاتی ہے کہ خواہ نخواہ ہر ایک ایسی سچائی کورڈ کرتاہے جو اس وَلی کے منہ سے نکلتی ہے اور جس قدر اس کی تائید میں نشان ظاہر ہوتے ہیں یہ خیال کرلیتا ہے کہ ایسا ہونا جھوٹوں سے ممکن ہے۔ اِس لئے رفتہ رفتہ سلسلہ نبوت بھی اُس پر مشتبہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا انجام کار اس مخالفت کے پردہ میں اس کی ایمانی عمارت کی اینٹیں گرنی شروع ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ کسی دن کسی ایسے عظیم الشّان مسئلہ کی مخالفت یانشان کاانکار کر بیٹھتا ہے جس سے ایمان جاتارہتاہے ہاں اگر کسی کاکوئی سابق نیک عمل ہو جو حضرت احدیّت میں محفوظ ہو تو ممکن ہے کہ آخرکار عنایت ازلی اُس کو تھام لے اور وہ رات کو یا دن کو یکدفعہ اپنی حالت کا مطالعہ کرے یا بعض ایسے اُمور اُس کی آنکھ روشن کرنے کے لئے پیدا ہو جائیں جن سے یکدفعہ وہ خوابِ غفلت سے جاگ اُٹھے۔ وذالک فضل اللّٰہ یُؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم ۔ منہ"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 435)

9مئی2020ء	وقت سحر	وقت افطار
مکہ مکرمہ	04:24	18:49
مدینہ منورہ	04:18	18:55
قادیان	04:04	19:14
ربوہ	03:44	18:56
اسلام آباد ٹلفورڈ	02:38	20:38